100

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 29۔اگست 2012

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ مواصلات وتعمیرات)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) مسودات قانون کا پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب سروس ٹربیونلز 2012

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب سروس ٹربیونلز 2012 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون (چوتھی ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2012

ایک وزیر مسودہ قانون (چوتھی ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2012 ایوان میں پیش کریں گے۔

(بی) آرڈیننس کا پیش کیا جانا

آرڈیننس انسانی اعضاء اور ٹشوز کی پیوند کاری، پنجاب 2012

ایک وزیر آرڈیننس انسانی اعضاء اور ٹشوز کی پیوند کاری، پنجاب 2012 ایوان میں پیش کریں گے۔

(سی) مسودات قانون پر دوبارہ غور وخوض اوران کی منظوری

1۔ مسودہ قانون انفارمیشن ٹیکنالوجی یونیورسٹی پنجاب 2012 (مسودہ قانون نمبر 18 بابت 2012)

(اے) ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 18 جولائی 2012 کو اسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون انفارمیشن ٹیکنالوجی یونیورسٹی پنجاب 2012، کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

(بی) ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون انفارمیشن ٹیکنالوجی یونیورسٹی پنجاب 2012، جیساکہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیساکہ گورنر نے آئین کے آرٹیکل 116(2)(بی) کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

101

(سی) ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون کی ضمن 9 میں۔

(اے) ذیلی ضمن (1) میں الفاظ "وزیر اعلیٰ" کی بجائے لفظ "گورنر" ثبت کیا جائے گا۔

(بی) ذیلی ضمن (3) کے بعد درج ذیل نئی ذیلی ضمن (4) ثبت کی جائے گی:۔

"(4) قانون ہذا کے تحت جملہ فرائض کی سرانجام دہی میں چانسلر اسی طرز پر کام کرے گا اور پابند ہوگا جیسے صوبہ کا گورنر اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 105 کی ضمن (1) کے تحت کام کرتا اور پابند ہوتا ہے۔"

(ڈی) ایک وزیر وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون کی ضمن 10 میں ذیلی ضمن (3) کے بعد درج ذیل نئی ذیلی ضمن (4) ثبت کی جائے گی:۔

"(4) چانسلر سنڈیکیٹ کے فیصلہ یا ایکشن کو مسترد کر سکتا ہے جو چانسلر کی رائے میں قانون، یونیورسٹی کے تعلیمی مفاد، مذہب یا کلچرل آئیڈیالوجی یا قومی یک جہتی کے خلاف ہو۔"

(ای) ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون کی ضمن 31 میں ذیلی ضمن (2) کے بعد درج ذیل نئی ذیلی ضمن (3) ثبت کی جائے گی:۔

" (3) سنڈیکیٹ ذیلی دفعہ (2) کی ضمن ہاء (اے) اور (بی) کے تحت قوانین موضوعہ کی چانسلر کو سفارش کرے گا جو قوانین موضوعہ مع یا بغیر کسی ترمیم منظور کر سکتا ہے یا یہ قوانین موضوعہ سنڈیکیٹ کو برائے دوبارہ غور وخوض واپس بھجوا سکتا ہے یا یہ قوانین موضوعہ مسترد کر سکتا ہے۔"

(ایف) ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون کی ضمن 35 کے بعد درج ذیل نئی ضمن 36 ثبت کی جائے گی اور مابعد ضمن ہائے کو بمطابق ایں دوبارہ نمبر لگائے جائیں:۔

"36۔ ریذیڈنٹ آڈیٹر:۔ حکومت مستعار الخدمتی پر ایک مناسب سرکاری آفیسر یونیورسٹی کا بطور ریذیڈنٹ آڈیٹر تقرر کریگی۔"

(جی) ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون انفارمیشن ٹیکنالوجی یونیورسٹی آف دی پنجاب 2012 جیسا کہ اس میں ترمیم کی گئی ہے، کو دوبارہ منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون (دوسری ترمیم) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن 2012
(مسودہ قانون نمبر 11 بابت 2012)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 18 جولائی 2012 کو اسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون (دوسری ترمیم) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن 2012، کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

102

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (دوسری ترمیم) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن 2012، جیسا کہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیسا کہ گورنر نے آئین کے آرٹیکل 116(2)(بی) کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (دوسری ترمیم) پنجاب گورنمنٹ ہاؤسنگ فاؤنڈیشن 2012 جیسا کہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیا گیا دوبارہ منظور کیا جائے۔

(ڈی) قاعدہ 244۔اے کے تحت تحریک

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 244۔اے کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 148 کے ذیلی قاعدہ (1) میں مجوزہ ترمیم پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 148 کے ذیلی قاعدہ (1) میں مجوزہ ترمیم کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 148 کے ذیلی قاعدہ (1) میں مجوزہ ترمیم منظور کی جائے۔

نوٹ: **مجوزہ ترمیم منسلکہ میں دی گئی ہے۔**

(ای) مسودات قانون پر غور وخوض اور منظوری

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) خواتین یونیورسٹی ملتان 2012 (مسودہ قانون نمبر 12 بابت 2012)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) خواتین یونیورسٹی ملتان 2012، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیرِ غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) خواتین یونیورسٹی ملتان 2012 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) پبلک سیکٹر یونیورسٹیاں 2012 (مسودہ قانون نمبر 13 بابت 2012)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پبلک سیکٹر یونیورسٹیاں 2012، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیرِ غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پبلک سیکٹر یونیورسٹیاں 2012 منظور کیا جائے۔

103

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور 2012
(مسودہ قانون نمبر 15 بابت 2012)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور 2012، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیرِ غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور 2012 منظور کیا جائے۔

104

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا چالیسواں اجلاس

بدھ، 29-اگست 2012

(یوم الاربعاء، 10-شوال المکرم 1433ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 20 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ
اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۳﴾
وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ
فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ﴿۳۴﴾
وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ
عَظِيْمٍ ﴿۳۵﴾

سُوْرَةُ حٰمٓ السجدة آیات 33تا 35

اور اس شخص سے بات کا اچھا کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور عمل نیک کرے اور کہے کہ میں مسلمانوں میں سے ہوں(33)اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی تو (سخت کلامی کا) ایسے طریق سے جواب دو جو بہت اچھا ہو (ایسا کرنے سے تم دیکھو گے) کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی وہ تمھارا گرم جوش دوست ہے(34)اور یہ بات ان ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو برداشت کرنے والے ہیں۔اور ان ہی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے صاحب نصیب ہیں(35)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبولﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

کہیں نہ دیکھا زمانے بھر میں جو کچھ مدینے میں جا کے دیکھا
تجلیوں کا لگا ہے میلہ جدھر نگاہیں اٹھا کے دیکھا
وہ دیکھو دیکھو سنہری جالی،ادھر سوالی ادھر سوالی
قریب سے ان کے جو بھی گزرا حضورؐ نے مسکرا کے دیکھا
طواف روضے کا کر رہی ہیں یہاں وہاں اشکبار آنکھیں
نہ غم زمانے کے پاس آئے نبیؐ کی نعتیں سنا کے دیکھا
ظہوری جاگے نصیب تیرے بس ایک نظر کرم کے صدقے
بار بار اپنے در پہ تجھ کو،تیرے نبیؐ نے بلاتے دیکھا

سوالات

(محکمہ مواصلات و تعمیرات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ مواصلات و تعمیرات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: پوائنٹ آف آرڈر۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں طے ہوا تھا کہ جب وقفہ سوالات ہو گا تو پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو گا اور کل بھی ان سے بات ہوئی تھی۔ وقفہ سوالات کے بعد یہ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں اور بعد میں صوبہ کی بات کر لیں۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں۔۔۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: دیکھیں، میری بات سنیں، میں آپ کو پوائنٹ آف آرڈر دوں گا جتنا مرضی آپ پوائنٹ آف آرڈر۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! 9 کروڑ لوگ ہمیں دیکھ رہے ہیں اور انہوں نے جس طرح کل تماشا لگایا تھا ابھی پھر شروع کر دیا ہے۔۔۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! مجھے سرائیکی صوبہ کمیشن پر بات کرنے دیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔ دیکھیں، آپ کی مہربانی۔ وہ آپ کل بھی کرتے رہے ہیں اور پھر بھی کر لینا۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: اس پر اب ٹائم نہیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ سرائیکی صوبہ کمیشن پر بات کرنے دیں۔۔۔

جناب سپیکر: اب نہیں۔ آپ کی مہربانی ہے، اب آپ تشریف رکھیں۔ یہ پہلا question نوید انجم صاحب کا ہے۔۔۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! آپ سرائیکی صوبہ کمیشن پر دو نام بھیجیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی مہربانی، نولاٹیا صاحب! اب نہیں۔۔۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4014 ہے۔

جناب سپیکر: کیا اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: ایگزیکٹو انجینئرز کو فراہم کردہ رقم اور دیگر تفصیلات

*4014: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں محکمہ بلڈنگز کے کتنے ایگزیکٹو انجینئرز کام کر رہے ہیں ان کے نام و پتا جات بتائیں؟

(ب) ہر ایگزیکٹو انجینئرز کو مالی سال 09-2008 کے دوران کتنی رقم کس کس مد کے لئے فراہم کی گئی؟

(ج) ہر ایگزیکٹو انجینئرز نے یکم جولائی 2008 سے 31۔ مئی 2009 کتنی رقم خرچ کی اور یکم جون تا 30۔ جون 2009 کتنی رقم خرچ کی، تفصیل ہر آفیسر وار علیحدہ علیحدہ فراہم کریں؟

(د) ان آفیسرز کے تحت یکم جون 2009 تا 30۔ جون 2009 جو رقم ترقیاتی کاموں پر خرچ ہوئی یا بلڈنگ کی مرمت پر خرچ ہوئی اس کی تفصیل منصوبہ وار بتائیں؟

(ہ) کیا حکومت ماہ جون 2009 میں خرچ کردہ رقم کا خصوصی آڈٹ کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) لاہور میں محکمہ بلڈنگز کے کل آٹھ ایگزیکٹو انجینئرز کام کر رہے ہیں جن کے نام و پتا جات مندرجہ ذیل ہے۔

سیریل نمبر	نام ایگزیکٹو انجینئرز	پتا
1	امجد رضا	ایگزیکٹو انجینئر، 1st پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور
2	میاں محمد یونس	ایگزیکٹو انجینئر 2nd پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور
3	ظفر اقبال	ایگزیکٹو انجینئر، 3rd پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور
4	محمد خالد شاد	ایگزیکٹو انجینئر، 4th پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور
5	محسن شکور	ایگزیکٹو انجینئر، 5th پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور
6	شاہد نجم لیسین	ایگزیکٹو انجینئر، 6th پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور
7	شفیق الرحمٰن	ایگزیکٹو انجینئر، 7th پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور
8	محمد امجد	ایگزیکٹو انجینئر، GOR پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور

(ب) ایگزیکٹو انجینئرز کو مالی سال 09-2008 کے دوران جتنی رقم فراہم کی گئی ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	ایگزیکٹو انجینئرز	ترقیاتی کام کی مد میں	سالانہ مرمت کی مد میں	تنخواہوں کی مد میں
1	1st پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور	382.061(M)	66.125 (M)	59.053(M)
2	2nd پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور	607.900(M)	167.510(M)	38.930 (M)
3	3rd پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور	759.488(M)	90.812(M)	24.139(M)
4	4th پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور	358.270(M)	36.560(M)	23.502(M)
5	5th پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور	644.653(M)	47.822(M)	30.697(M)
6	6th پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور	726.589(M)	-----	16.763(M)
7	7th پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور	133.336(M)	56.372(M)	29.587(M)
8	GOR پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور	288.512(M)	119.311(M)	51.806(M)

(ج) یکم جولائی 2008 سے 31- مئی 2009 تک اور یکم جون تا 30- جون 2009 تک جتنی رقم خرچ کی گئی، اُس کی تفصیل ہر آفیسر وار ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان آفیسرز کے تحت یکم جون 2009 تا 30- جون 2009 تک جو رقم ترقیاتی کاموں پر خرچ ہوئی یا بلڈنگ کی مرمت پر خرچ ہوئی اس کی تفصیل منصوبہ وار ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) سال 09-2008 میں کئے گئے اخراجات کا سالانہ آڈٹ دوران اگست 2009 میں ہو چکا ہے۔

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! جب تک آپ سرائیکی صوبہ کمیشن میں دو نام نہیں بھیجیں گے اس وقت تک ایوان کی کارروائی نہیں چلنے دیں گے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بڑی مہربانی، آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد نوید انجم!

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! جو جواب دیا گیا ہے میں اس سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: اچھا جی، نوید انجم صاحب! آگے دوسرا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میرا اگلا سوال نمبر 4153 ہے۔

جناب سپیکر: جی، کیا اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! اس سوال کا جواب منسٹر صاحب پڑھ دیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس کا جواب پڑھ دیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کو میں نے اجازت نہیں دی ہے، آپ مہربانی کریں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لے کر رہیں گے، سرائیکی صوبہ" کی نعرہ بازی)

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! الف (جز) لاہور میں محکمہ بلڈنگز کے کل آٹھ ایگزیکٹو انجینئرز کام کر رہے ہیں جن کے نام و پتاجات مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ امجد رضا، ایگزیکٹو انجینئر، 1st پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور۔

2۔ میاں محمد یونس، ایگزیکٹو انجینئر 2nd پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور۔

3۔ ظفر اقبال، ایگزیکٹو انجینئر، 3rd پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور

4۔ محمد خالد شاد، ایگزیکٹو انجینئر، 4th پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور

5۔ محسن شکور، ایگزیکٹو انجینئر، 5th پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور

6۔ شاہد نجم لیسین، ایگزیکٹو انجینئر، 6th پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور

7۔ شفیق الرحمن، ایگزیکٹو انجینئر، 7th پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور

8۔ محمد امجد، ایگزیکٹو انجینئر، GOR پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی نشستوں سے اُٹھ کر
سپیکر ڈائس کے قریب آ گئے اور زور زور سے ڈیسک بجانا شروع کر دیا)

(شور و غل)

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! بات سُنیں، انہوں نے کہہ دیا ہے کہ میں اس کے جواب سے مطمئن ہوں۔ آپ دوسرے سوال کو پڑھیں۔ اس کا دوسرا حصہ پڑھ دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! جز(ب) میں ایگزیکٹو انجینئرز کو مالی سال 09-2008 کے دوران جتنی رقم فراہم کی گئی اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ترقیاتی کام کی مد میں 1st پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور، 382.061 ملین روپے، 2nd پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور، 607.900 ملین روپے، 3rd پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور، 759.488 ملین روپے، 4th پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور، 358.270 ملین روپے، 5th پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور، 644.653 ملین روپے، 6th پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور، 726.589 ملین روپے، 7th پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور، 133.336 ملین روپے دیئے گئے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"تخت لاہور۔ ہائے ہائے" اور "سرائیکی صوبہ زندہ باد" کی مسلسل نعرہ بازی)

جناب سپیکر: اب آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال سید حسن مرتضیٰ صاحب کا ہے۔ جی، سید حسن مرتضیٰ صاحب!

(معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"صوبہ جنوبی پنجاب زندہ باد" اور "صوبہ بہاولپور زندہ باد" کی مسلسل نعرہ بازی)

سید حسن مرتضیٰ صاحب! سوال نہیں پڑھنا چاہتے اس لئے dispose of کیا جاتا ہے اگلا سوال چودھری عبداللہ یوسف صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا dispose of کیا جاتا ہے اگلا سوال بھی چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا dispose of کیا جاتا ہے اگلا سوال سیدہ ماجدہ زیدی صاحبہ!۔۔۔ آپ کا سوال ہے۔ آپ take up نہیں کرنا چاہتیں، آپ کی مرضی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے ایجنڈے کی کاپیاں پھاڑ کر ایوان میں پھینک دیں)

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا صاحب کا سوال ہے۔ تشریف نہیں لائے؟ It is disposed of.

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے "خادم اعلیٰ۔ ڈینگی والا" کی نعرہ بازی)

میجر (ریٹائرڈ)ذوالفقار علی گوندل صاحب!۔۔۔تشریف نہیں رکھتے لہذا dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محمد طارق امین ہوتیانہ صاحب!۔۔۔ نہیں بولنا چاہتے اس لئے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سردار خالد سلیم بھٹی صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محمد شفیق خان صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا dispose of کیا جاتا ہے۔ساجدہ میر صاحبہ!ساجدہ میر صاحبہ ! ساجدہ میر صاحبہ!آپ اپنا سوال نہیں لینا چاہتیں۔۔۔آپ کی مرضی ہے لہذا dispose of کیا جاتا ہے۔ محترمہ آصفہ فاروقی صاحبہ! محترمہ آصفہ فاروقی صاحبہ!۔۔۔آپ بھی اپنا سوال نہیں لینا چاہتیں اس لئے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا محترمہ نرگس فیض ملک صاحبہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ سیمل کامران صاحبہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال آصف بشیر بھاگٹ صاحب!۔۔۔ سوال نہیں کرنا چاہتے اس لئے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال اعجاز احمد کاہلوں صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا dispose of کیا جاتا ہے۔آج کے سوالات مکمل ہو گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

سرگودھا شاہین آباد روڈ کی صورتحال کی تفصیلات

*7304: رانا محمد افضل خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سرگودھا میں شاہین آباد سڑک کی تعمیر نو کب اور کتنی لاگت سے کی گئی؟

(ب) اس سڑک کی تعمیر کے بعد اس کی maintenance پر کتنی رقم آج تک خرچ ہو چکی ہے؟

(ج) اس کی موجودہ ٹوٹ پھوٹ اور ابتر حالات کے بارے میں محکمہ کیا منصوبہ بندی کر رہا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) 0.00 تا 3.30 کلو میٹر تک بحالی و توسیع کا کام 02۔2001 میں کیا گیا جس کا تخمینہ لاگت 4.997 ملین روپے تھا۔3.30 تا 16.27 کلو میٹر تک بحالی و توسیع کا کام 03۔2002 میں کیا گیا جس کا تخمینہ لاگت 19.697 ملین روپے تھا۔

(ب) اس سڑک کی تعمیر کے بعد M&R کے تحت سال 2009 میں کلو میٹر 6.00 تا 9.80 کلو میٹر کی مرمت کی گئی جس پر کل 3.00 ملین روپے لاگت آئی۔

(ج) ضلعی حکومت اپنے بجٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے جلد مرمت کا کام شروع کر دے گی۔

ضلع چنیوٹ، تعمیر کی گئی سڑکوں کی تفصیلات

*7332: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ضلع چنیوٹ میں یکم جنوری 2008 سے آج تک کتنی سڑکیں بنائی گئیں ان کے نام اور ان پر کتنا کتنا خرچہ آیا ان کی لمبائی اور چوڑائی کتنی کتنی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک احمد علی اولکھ):

محکمہ ہائی وے پنجاب کے تحت ضلع چنیوٹ میں مندرجہ ذیل سڑکات یکم جنوری 2008 کے بعد بنائی گئیں / مکمل ہوئیں / زیر تعمیر ہیں:-

نمبر شمار	سڑک کا نام	لمبائی (کلومیٹر)	چوڑائی (میٹر)	خرچہ (ملین) روپے	کیفیت
1	موضع ساگھروالی تا ٹھٹھہ جھانب	3.15	3.04	10.133	سڑک مکمل ہے۔
2	دروٹہ تا سجن کے براستہ کونڈل جوئیاں	4.00	3.04	7.152	-ایضاً-
3	جھنگ چنیوٹ روڈ چاہ قریشی تا ٹھٹھہ قریشی	2.53	3.04	6.879	-ایضاً-
4	لونا موڑ تا کالونی نیکوکارہ	5.50	3.04	12.459	-ایضاً-
5	چناب نگر تا کھٹھی خرایار براستہ آبادی کوٹ امیر شاہ	1.25	3.04	2.946	-ایضاً-
6	کشادگی و بہتری سڑک لنک چنیوٹ روڈ (اڈا چمڑا موڑ) تا پل چمبرانوالی۔	27.50	7.31	180	ایضاً
7	تعمیر از سڑک بائی پاس چنیوٹ پنڈی بھٹیاں روڈ تا چنیوٹ سرگودھا روڈ	7.53	7.31	193.50	ایضاً
8	تعمیر از سڑک بائی پاس چنیوٹ جھنگ روڈ تا چنیوٹ سرگودھا روڈ	6.95	7.31	142.297	ایضاً
9	اچھروال تا احمد نگر آر سیون سیون (R7 (VII	13.76	6.1	128.481	-ایضاً-
10	پنڈی بھٹیاں، چنیوٹ، کمال پور پی ون (P-1)	59.54	7.3	1799.009	-ایضاً-
11	چنیوٹ، سرگودھا-خوشاب پی تھری (P-III)	93.99	7.3	3020.582	-ایضاً-
12	لنگر مخدوم تا اچھروال آر سیون سکس (R7 (VI	9.7	6.1	31.4	کام اس مالی سال میں مکمل ہو جائے گا۔

ضلع گجرات، پلوں کی تکمیل کی تفصیلات

*7378: چودھری عبداللہ یوسف: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دو تین سال قبل ضلع گجرات میں شہباز پور روڈ سے بہل پور، چوپالہ روڈ کی تعمیر کے سلسلہ میں چودہ کروڑ روپے کے فنڈز جاری ہوئے تھے ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سڑک پر بمقام کنگ بڈھا اور بمقام چوپالہ دو پلوں کی تعمیر نامکمل ہونے کی وجہ سے عوام الناس سخت پریشان ہیں اور موجودہ بارشی اور سیلابی موسم کی وجہ سے ان کی آمدورفت میں شدید مشکلات پیدا ہو گئی ہیں ؟

(ج) مذکورہ پلوں کی تعمیر کب تک پایہ تکمیل کو پہنچے گی نیز تاخیر کے ذمہ دار اہلکاروں کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے ایوان کو مطلع کیا جائے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) یہ درست نہ ہے۔اس سڑک کی تعمیر کے لئے 14 کروڑ کی بجائے 9 کروڑ روپے release ہوئے جو کہ سڑک کی تکمیل میں خرچ ہو گئے ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ اس سڑک کو دو seasonal نالے کراس کرتے ہیں۔ جن میں کبھی کبھار پانی آتا ہے اور گزر جاتا ہے لیکن ٹریفک رواں دواں رہتی ہے۔

(ج) یہ سکیم unfunded ہے۔ فنڈز دستیاب ہونے پر پلوں کی تعمیر کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

ضلع سرگودھا-چک نمبر 33 ایس بی ریلوے کراسنگ سے کوٹ مومن براستہ معظم آباد سڑک کی تفصیلات

*7996: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر 33-ایس بی ریلوے کراسنگ سے کوٹ مومن براستہ معظم آباد سڑک منظور ہوئی تھی جسے پراونشل ہائی وے سرگودھا نے بنایا تھا؟

(ب) اس کا تخمینہ لاگت کتنا تھا، اس پر خرچ کتنا کیا گیا، کس سال میں مکمل کی گئی اور کس فرم نے یہ سڑک بنائی ؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ اپنی تکمیل کے چند ماہ بعد ہی ناقص مٹیریل کے استعمال کی وجہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گئی، جس سے حکومت کا کثیر سرمایہ ضائع ہو گیا؟

(د) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو محکمہ نے اب تک غفلت کے مرتکب اہلکاروں کے خلاف کیا کارروائی کی ہے نیز محکمہ اس سڑک کو مرمت کروانے کا ارادہ رکھتا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) مذکورہ سڑک ضلعی حکومت کی ملکیت ہے اور یہ درست ہے کہ کشادگی / بہتری سڑک چک نمبر 33 ایس بی ریلوے کراسنگ تا کوٹ مومن براستہ معظم آباد منظوری سیکرٹری گورنمنٹ آف پنجاب مواصلات و تعمیرات لاہور مورخہ 12.10.2004 کو دی تھی جسے پراونشل ہائی وے سرگودھا نے بنایا تھا۔

(ب) تخمینہ لاگت منظور شدہ 115.906 ملین ہے۔اس سڑک کی تعمیر پر 111.771 ملین خرچ ہوئے اور یہ سال 2006 میں مکمل ہوئی تھی اور اس سڑک کی تعمیر کا کام مندرجہ ذیل فرموں نے کیا۔

1۔ میسرز الفاروق اینڈ کو۔ گروپ نمبر 1 کلومیٹر نمبر 0.00 تا 11.00

2۔ میسرز شالامار کنسٹرکشن کمپنی۔ گروپ نمبر 2 کلومیٹر نمبر 11.00 تا 22.00

3۔ میسرز شالامار کنسٹرکشن کمپنی۔ گروپ نمبر 3 کلومیٹر نمبر 22.00 تا 32.60

(ج) اس سڑک کی تعمیر سال 2006 میں مکمل ہوئی۔ یہ درست ہے کہ تعمیر کے کچھ عرصہ بعد سڑک کے کچھ حصوں میں نقائص ظاہر ہوگئے تھے۔

(د) CMIT نے جنوری 2011 میں سڑک کا معائنہ کیا اور صوبائی محکمہ شاہرات نے CMIT کی رپورٹ کے مطابق محکمہ کے افسران کے خلاف PEEDA Act,2006 سیکشن 13(4) کے تحت انکوائری شروع کر دی تھی۔انکوائری رپورٹ محکمہ کو موصول ہو چکی ہے۔ ذمہ داروں کو اظہار وجوہ کے نوٹس جاری کر دیئے گئے ہیں۔ ذاتی شنوائی کے لئے تاریخ مقرر کی جاری ہے۔

سرگودھا۔ چک نمبر 87 ایس بی تا کانڈی وال روڈ کی تعمیر کا معاملہ

*7998: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ توسیع improvement تعمیر سڑک چک نمبر 87 ایس بی تا کانڈی وال روڈ جس کا 11-2010 ADP کا جنرل سیریل نمبر 1826 ہے جس پر تقریباً 80 فیصد کام 30۔جون 2010 تک ہو چکا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یکم جولائی 2010 سے اس پر کوئی کام نہیں ہو سکا اور ٹھیکیدار کام ادھورا چھوڑ کر چلا گیا ہے؟

(ج) کیا محکمہ اس نامکمل سڑک کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے نیز اس سال اس سڑک کے لئے اے ڈی پی میں کتنی رقم رکھی گئی ہے اور وہ کب تک خرچ کر لی جائے گی، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔سال 11۔2010 میں سڑک کے فنڈز 15.000 ملین روپے تھے جو کہ خرچ ہو گئے۔

مذکورہ سڑک کا کام سال 12۔2011 میں مبلغ 13.834 ملین روپے ملنے پر ٹھیکیدار نے بمطابق منظور شدہ کام (approved scope) مکمل کر دیا تھا۔

(ج) مذکورہ سڑک 12۔2011 میں مکمل ہو چکی ہے۔

لاہور شہر کی ٹوٹ پھوٹ کا شکار سڑکوں کی تعمیر و مرمت کا مسئلہ

*8298: سیدہ ماجدہ زیدی: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبائی دارالحکومت لاہور کے تمام ٹاؤنز میں اس وقت 870 سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پچھلے تین سالوں سے ان پر توجہ نہ دینے سے یہ کھنڈرات میں تبدیل ہوتی جا رہی ہیں ان میں زیادہ تر ایسی ہیں جن کو پیچ ورک کر کے درست شکل میں لایا جا سکتا تھا؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت پنجاب ان سڑکوں کی فوری تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) سوال کا یہ حصہ لوکل گورنمنٹ سے متعلق ہے۔

سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے زیر کنٹرول شہر کی 29 مین روڈز ہیں جو کہ درست حالت میں ہیں (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)

(ب) درست نہ ہے۔

لاہور کے نو ٹاؤنز مرحلہ وار شہر کی سڑکوں پر پیچ ورک کرتے رہتے ہیں اور اکثر سڑکیں درست حالت میں ہیں۔

(ج) درست نہ ہے۔

حکومت پنجاب لاہور شہر کی سڑکوں کی حالت درست میں رکھنے پر خطیر رقم خرچ کر رہی ہے اور مرحلہ وار فنڈز کی دستیابی پر تمام سڑکوں کو درست شکل میں لایا جا رہا ہے۔

فیصل آباد، جڑانوالہ شرقپور سڑک کی تعمیر نو کی تفصیلات

*8739: میجر (ریٹائرڈ) عبد الرحمٰن رانا: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد، جڑانوالہ شرقپور سڑک کی تعمیر نو کا پراجیکٹ کب شروع ہوا، اس کے مکمل ہونے کی میعاد کیا ہے؟

(ب) کیا اس کی تعمیر نو کسی شرط کے ساتھ منسلک ہے، اگر جواب ہاں میں ہے تو اس کی تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کیا حکومت اس سڑک پر ٹول ٹیکس لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) اس پراجیکٹ کی کل لاگت کیا ہے؟

(ہ) اس سڑک پر عوام کو کیا کیا سہولیات مہیا کی جائیں گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) فیصل آباد جڑانوالہ شرقپور کی کل لمبائی 83.00 کلو میٹر ہے۔ پراونشل ہائی وے سرکل فیصل آباد میں اس کا حصہ 51.35 کلو میٹر ہے جو کہ فیصل آباد تا بچیکی ہے۔ فیصل آباد تا جڑانوالہ

سڑک مکمل ہو چکی ہے جبکہ جڑانوالہ تا بچیکی روڑ جس کی لمبائی 21.56 کلو میٹر ہے زیر تعمیر ہے۔

جڑانوالہ تا بچیکی کا کام مندرجہ ذیل دو گروپوں میں الاٹ کیا گیا۔

گروپ نمبر۔1

بچیکی تا لنڈیانوالہ:اس کی لمبائی 10.55 کلو میٹر ہے۔اس پر کام مورخہ 2005-01-28 کو حسنین کو ٹیکس کو الاٹ کیا گیا۔

اس نے یہ کام بروقت مکمل نہ کیا اور کام ادھورہ چھوڑ دیا گیا۔ محکمہ نے بقیہ کام منور اینڈ برادرز کو حسنین کو ٹیکس کے حرجہ اور خرچہ پر قوائد کے مطابق مورخہ 28.03.2008 کو دوبارہ الاٹ کر دیا گیا۔ کام بوجہ منظوری و فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے کام تاحال مکمل نہ ہو سکا ہے۔ مکمل فنڈز کی فراہمی کو صورت میں یہ منصوبہ 2013-06-30 تک مکمل ہو جائے گا۔

گروپ نمبر۔2

لنڈیانوالہ تا جڑانوالہ: جس کی لمبائی 11.01 کلو میٹر ہے اس پر کام 28.01.2005 کو شروع ہوا اور 2007-02-06 کو مکمل ہوا۔اس کی حالت ہر لحاظ سے تسلی بخش ہے۔

(ب) مذکورہ سڑک کی تعمیر نو پر کسی قسم کی کوئی شرائط منسلک نہ ہے

(ج) حکومت نے فیصل آباد جڑانوالہ سیکشن پر 01.07.2011 سے ٹول ٹیکس لگا دیا ہے۔

(د) جڑانوالہ تا بچیکی روڈ کا منظور شدہ تخمینہ 531.506 ملین ہے۔

(ہ) حکومت اس سڑک پر عوام کی سفری سہولت کے لئے ٹریفک کو رواں دواں رکھنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرے گی۔

ضلع منڈی بہاؤالدین، پھالیہ سیال موڑ روڈ کے گردونواح کے دیہاتوں میں ڈرین بنانے کی تفصیلات

*9086: میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پھالیہ، سیال موڑ روڈ جو کہ ایشین بنک کے تعاون سے بنائی گئی ہے، کیا اس کے دونوں طرف موجود دیہاتوں میں ڈرین بھی پلان کی گئی تھی؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو یہ ڈرین چوٹ کلاں اور ہمبڑ گاؤں ضلع منڈی بہاؤالدین میں سڑک کے کناروں پر کیوں نہ بنائی گئی ہے؟

(ج) ان دیہات میں سڑک کے کناروں پر ڈرین کب تک مکمل کر دی جائے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) درست ہے۔

(ب) ہمبڑ گاؤں میں 102 میٹر لمبی ڈرین موقع کی مناسبت سے بنائی گئی ہے۔ جبکہ چوٹ کلاں گاؤں میں مکان بکھرے ہوئے ہیں اور سڑک کے برلب نیچی جگہیں موجود ہیں۔ یہاں پر سڑک کے پانی کا نکاس آسانی سے ہو جاتا ہے لہٰذا یہاں ڈرین بنانے کی ضرورت نہ ہے۔

(ج) سڑک کی تعمیر کے دوران گنجان آبادی والے حصوں میں سائیڈ ڈرین موقع کی ضرورت کے مطابق بنوا دی گئی ہے۔

بائی پاس بہاولنگر کی تعمیر و دیگر تفصیلات

*9183: **جناب محمد طارق امین ہوتیانہ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولنگر کا بائی پاس کب تعمیر کیا گیا اس پر کتنی لاگت آئی؟

(ب) اس کی تعمیر کے کتنے عرصہ تک ٹھیکیدار اس کی تعمیر / مرمت کا ذمہ دار تھا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ یہ بائی پاس ناقص مٹیریل استعمال ہونے کی وجہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(د) کیا حکومت اس کی تحقیقات کروانے، ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے اور اس کی از سر نو تعمیر / مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) بائی پاس روڈ بہاولنگر مالی سال 06-2005 میں تعمیر کیا گیا اور اس کی تعمیر پر 283.012 ملین روپے لاگت آئی۔

(ب) بائی پاس روڈ بہاولنگر کی تعمیر مالی سال 08-2007 میں مکمل ہوئی تعمیر مکمل ہونے کے ایک سال تک متعلقہ ٹھیکیدار اس کی مرمت کا ذمہ دار تھا۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔

(د) بائی پاس روڈ بہاولنگر بالکل ٹھیک حالت میں موجود ہے۔ لہذا کسی قسم کی enquiry یا تحقیقات کی کوئی ضرورت نہ ہے۔ تاہم سالانہ مرمت کے لئے road statistics میں شامل کیا گیا ہے اور اب اس کی سالانہ مرمت ہوتی رہے گی۔

پی پی۔278 بہاولنگر میں تعمیر کی گئی سڑکوں کی تفصیلات

*9184: جناب محمد طارق امین ہوتیانہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔278 بہاولنگر میں یکم جنوری 2009 سے آج تک کتنی سڑکیں پراونشل ہائی وے نے تعمیر کی ہیں، ان سڑکوں کے نام، لمبائی، تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل بتائیں؟

(ب) کتنی سڑکیں ناقص مٹیریل کی وجہ سے ٹوٹ پھوٹ چکی ہیں، کیا متعلقہ افسران نے ٹھیکیداروں کو ادائیگی سے قبل ان کی موقع پر چیکنگ کی تھی؟

(ج) کیا حکومت جو سڑکیں ناقص مٹیریل کی وجہ سے ٹوٹ پھوٹ چکی ہیں ان کی تعمیر/مرمت متعلقہ ٹھیکیداروں سے کروانے اور اس کے ذمہ داران کے خلاف محکمانہ کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) پی پی۔278 بہاولنگر میں یکم جنوری 2009 سے آج تک پراونشل ہائی وے بہاولنگر نے سات سڑکات تعمیر کی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔ تعمیر پختہ سڑک از پپو خان والی تا اولڈ آفس یونین کونسل دولت پور، لمبائی سڑک 1.25 کلومیٹر، تخمینہ لاگت 4.245 ملین، تاریخ تکمیل 09.04.2010

2۔ تعمیر پختہ سڑک از پل نادر شاہ تا چاہ ناتھے والا براستہ چاہ ٹاہلی والا یونین کونسل 18 رب نواز پورہ، لمبائی سڑک 0.91 کلومیٹر، تخمینہ لاگت 3.041 ملین، تاریخ تکمیل 23.01.2010

3۔ تعمیر پختہ سڑک از گردھاری والا تا احمد پور چشتی یونین کونسل پیر سکندر، لمبائی سڑک 1.00 کلومیٹر، تخمینہ لاگت 3.409 ملین، تاریخ تکمیل 19.11.2009

4۔ تعمیر پختہ سڑک از بستی کھرلاں والی تا بستی غلام علی جوئیہ موضع جودھیکہ ہٹھاڑ یونین کونسل کالیا شاہ نمبر 9، لمبائی سڑک 1.70 کلومیٹر، تخمینہ لاگت 5.330 ملین) یہ سڑک 2009-10، 2010-11 اور 2011-12 میں گورنمنٹ کی جانب سے فنڈز کی عدم

دستیابی کے باعث مکمل نہ کی جا سکی۔اس سکیم کے فنڈز کی دستیابی کے بارے میں محکمہ کی جانب سے گورنمنٹ کے بارہادرخواست کی گئی ہے جوکہ محکمہ فنانس ڈیپارٹمنٹ سے منظوری کے مراحل میں ہے جیسے ہی محکمہ فنانس کی جانب سے فنڈز کی منظوری ہوتی ہے فوراًہی اس سکیم کو مکمل کر لیا جائے گا۔

5۔ تعمیر پختہ سڑک از لگریاں جھنڈیکا تا اکوکا ہٹھاڑ یونین کونسل موضع بھٹہ نمبر 15 اور سنائیکہ نمبر11،لمبائی سڑک2.10کلومیٹر،تخمینہ لاگت6.930ملین، تاریخ تکمیل 17.03.2010

6۔ تعمیر پختہ سڑک از قاسمکا تا سنٹر بہادر کا یونین کونسل نمبر 10 قاسمکا شاہی روڈ، لمبائی سڑک 1.75کلومیٹر،تخمینہ لاگت5.885ملین،تاریخ تکمیل09.03.2010

7۔ تعمیر پختہ سڑک از بستی شادانہ تا بہادر کا موضع بالوکا،یونین کونسل نمبر10قاسمکا،لمبائی سڑک 1.00کلومیٹر،تخمینہ لاگت3.142ملین،تاریخ تکمیل29.03.2010

(ب) کوئی سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار نہیں ہے۔سڑکوں کی مرمت کا دورانیہ ایک سال ہوتا ہے جو کہ متعلقہ ٹھیکیدار کی ذمہ داری ہوتی ہے۔مرمت کا دورانیہ پورا ہونے کے بعد سڑک کا معائنہ کیا جاتا ہے اور سڑک کی حالت تسلی بخش ہونے پر ٹھیکیدار کو سکیورٹی کی ادائیگی کی جاتی ہے۔

(ج) کوئی سڑک بھی ٹوٹ پھوٹ کا شکار نہ ہے۔صرف ایک سڑک10۔2009،11۔2010اور 12۔2011میں گورنمنٹ کی جانب سے فنڈز کی عدم دستیابی کی باعث مکمل نہ ہو سکی ہے جبکہ باقی تمام سڑکات مکمل ہو چکی ہیں اور بالکل ٹھیک حالت میں موجود ہیں۔

ضلع وہاڑی۔بلڈنگز ڈویژن کے دفاتر و دیگر تفصیلات

*9284:سردار خالد سلیم بھٹی:کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع وہاڑی میں صوبائی بلڈنگ ڈویژن کے کتنے دفاتر کہاں کہاں موجود ہیں؟

(ب) سال10۔2009اور11۔2010کے دوران مذکورہ ڈویژن کو کتنی رقم وصول ہوئی؟

(ج) ان دو سالوں کے دوران کون کون سی بلڈنگز تعمیر کی گئیں ان کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(د) ان بلڈنگز کی تعمیر کن کن ملازمین کی نگرانی میں ہوئی ان ملازمین کے عہدہ، گریڈ اور نام بتائیں؟

(ہ) ان بلڈنگز کی تعمیر کا ٹھیکہ کن کن کو دیا گیا؟

(و) کس کس بلڈنگ کی تعمیر میں ناقص مٹیریل کے استعمال کی شکایات موصول ہوئیں؟
(ز) ان شکایات پر کیا کیا ایکشن لیا گیا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) وہاڑی میں ضلع بلڈنگز کا ایک ہی دفتر ہے جو کہ ایس ڈی او اور اس کے ماتحت عملہ کے استعمال میں ہے۔
(ب) سال10۔2009میں مبلغ(M)102.116کی رقم برائے ترقیاتی پروگرام وصول ہوئی۔
سال11۔2010میں مبلغ(M)45.594کی رقم وصول ہوئی جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ترقیاتی پروگرام	سالانہ مرمت
40.230(M)	5.364(M)

(ج) ان دو سالوں کے دوران عمارات تعمیر کردہ مع تخمینہ لاگت کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(د) مذکورہ بلڈنگز کی تفصیل مع ملازمین (عہدہ، گریڈ و نام) جن کی نگرانی میں ان کی تعمیر ہوئی ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ہ) نام ٹھیکیداران جنہوں نے ان بلڈنگز کا ٹھیکہ حاصل کیا تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(و) کسی کام کی تعمیر میں ناقص میٹریل کی کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی۔
(ز) چونکہ کسی کام کی تعمیر میں ناقص میٹریل کی کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی لہذا کسی بھی قسم کے ایکشن کی ضرورت نہ ہے۔

راولپنڈی، چکری انٹرچینج موٹروے منصوبے کی تفصیلات

*9308:جناب محمد شفیق خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تعمیر پل مجاہد موضع عابد یونین کونسل سہال پی پی۔7 راولپنڈی سکیم کشادگی و بہتری سڑک از گلی جاگیر تحصیل فتح جنگ تا چکری انٹرچینج موٹروے کا منصوبہ کب تک مکمل ہو جائے گا؟

(ب) مذکورہ بالا منصوبہ پر کتنے اخراجات ہو چکے ہیں، تکمیل میں تاخیر سے حکومت کو کتنے فاضل اخراجات برداشت کرنے پڑیں گے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) تعمیر پل مجاہد موضع یونین کونسل سہال پی پی۔7 راولپنڈی کشادگی و بہتری سڑک از گلی جاگیر تحصیل فتح جنگ تا چکری انٹرچینج موٹروے کا منصوبہ مالی سال 13-2012 میں مکمل کر لیا جائے گا۔

(ب) تخمینہ لاگت سکیم 316.986 ملین ہے جبکہ مالی سال 12-2011 تک سکیم پر 213.698 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ چک مجاہد میں سڑک کا کام اور دریائے سل پر پلوں کا کام جاری ہے۔ مالی سال 13-2012 میں 131 ملین فنڈز مختص کئے گئے ہیں۔ مختص کردہ فنڈز میں منصوبہ مالی سال 13-2012 میں مکمل کر لیا جائے گا۔ اضافی فنڈز کی ضرورت نہ ہوگی۔

ضلع قصور کنگن پور لاہور روڈ کی تعمیر کی تفصیلات

*9375: محترمہ ساجدہ میر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کنگن پور لاہور روڈ (ضلع قصور) کی تعمیر کب شروع ہوئی تھی اس کا تخمینہ لاگت بتائیں اور کب مکمل ہونی تھی؟

(ب) مذکورہ سڑک کی تعمیر پر کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے، کتنا کام موقع پر ہوا ہے، کتنا کام بقایا ہے؟

(ج) اس سڑک کی تعمیر کا ٹھیکہ کس کو الاٹ کیا تھا؟

(د) اس سڑک کے کام کا معائنہ کس کس نے کون کون سی تاریخ کو کیا ان کے نام، عہدہ، گریڈ بتائیں؟

(ہ) اس سڑک کی تعمیر بروقت نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں کیا حکومت اس سڑک کی تعمیر جلد از جلد مکمل کروانے کے لئے تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) اس ضمن میں استدعا ہے کنگن پور لاہور روڈ (کنگن پور تا ٹھینک موڑ ضلع قصور) کی تعمیر 20-05-2009 کو شروع ہوئی جس کا تخمینہ لاگت 234 ملین روپے ہے اور سڑک مذکور 19-11-2010 تک مکمل ہونی تھی۔

(ب) مذکورہ سڑک کی تعمیر پر اب تک 198.289 ملین روپے کی رقم خرچ ہوئی اور سڑک مذکورہ کا کام ماہ جون تک 2012 تک 98 فیصد مکمل کر دیا گیا ہے جبکہ میں کنگن پور شہر کے اندر land acquisition کا عمل جاری ہے۔

(ج) سڑک مذکورہ کی تعمیر کا کام میسرز بی کے کنسٹرکشن کمپنی کو الاٹ کیا گیا۔

(د) سڑک مذکورہ کی تعمیر کے لئے حکومت پنجاب نے میسرز ایسوسی ایٹڈ کنسلٹنگ انجینئرز کو منصوبہ کے تعمیراتی کاموں کی نگرانی و دیگر ٹیسٹنگ کے لئے ہائر کیا ہوا ہے جن کے زیر نگرانی تمام کام ہو رہا ہے۔ مزید محکمہ ہذا کے ذمہ داران افسران بھی کام کی مکمل نگرانی کرتے رہتے ہیں۔

(ہ) سڑک مذکورہ کی تعمیر میں تاخیر فنڈز کی عدم ستیابی، لینڈ ایکوزیشن، بجلی کے کھمبوں کی تبدیلی اور کنگن پور سٹی میں سیور یج لائنز نہ ڈالنے کی وجہ سے سکیم مکمل نہ کی گئی۔ انشاء اللہ اس مالی سال میں مکمل ہو گی۔

پنجاب ہاؤس اسلام آباد میں کمروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*9418: محترمہ آصفہ فاروقی: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:–

(الف) پنجاب ہاؤس اسلام آباد کتنے کمروں پر مشتمل ہے؟

(ب) یہ کن کے لئے بنایا گیا ہے، اس میں کمرے الاٹ کرنے کا اختیار کس کو ہے، یہ کمرے کن کن کو الاٹ کئے جا سکتے ہیں؟

(ج) اس کی الاٹمنٹ کا پروسیجر کیا ہے اس کا کرایہ فی یوم کتنا ہے؟

(د) اس میں کمرے کس کس کیٹیگری کے ہیں، ہر کیٹیگری کے کرایہ کی تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) پنجاب ہاؤس اسلام آباد محکمہ سروس اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی ملکیت ہے جبکہ اس کی منٹیننس محکمہ بلڈنگ کے ذمے ہے۔ پنجاب ہاؤس اسلام آباد پچاس کمروں پر مشتمل ہے۔

(ب) یہ متعلقہ نہ ہے۔

(ج) یہ متعلقہ نہ ہے۔

پنجاب ہاؤس میں سوٹ اور سنگل روم ہیں۔ کرایہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(ا) پنجاب

سوٹ = ۔/800روپے فی دن۔

سنگل روم = ۔/500روپے فی دن۔

(۲) وفاقی اور باقی صوبوں کے مہمان

سوٹ = ۔/3500روپے فی دن۔

سنگل روم = ۔/2000روپے فی دن۔

(د) پنجاب ہاؤس اسلام آباد میں دس سوٹ ہیں۔ اور چالیس ڈبل بیڈ روم ہیں۔ ہر کیٹیگری کے کرایہ کی تفصیل جز(ج) کے جواب میں درج ہے۔

ضلع راولپنڈی، محکمہ کا بجٹ و دیگر تفصیلات

*9450: محترمہ نرگس فیض ملک: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع راولپنڈی میں محکمہ مواصلات و تعمیرات کا سال 10-2009 اور 11-2010 کا کل بجٹ بتائیں؟

(ب) کتنا بجٹ ترقیاتی کاموں کے لئے مختص تھا؟

(ج) کتنا بجٹ ترقیاتی کاموں پر خرچ ہوا؟

(د) کتنی رقم کی خورد برد کا انکشاف ہوا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع راولپنڈی میں محکمہ مواصلات و تعمیرات کا کل بجٹ

مالی سال 10۔2009 میں 3907.333 ملین

مالی سال 11۔2010 میں 2355.903 ملین تھا۔

(ب) ترقیاتی کاموں کے لئے 10۔2009 اور 11۔2010 میں بالترتیب 3272.520 ملین اور 1990.632 ملین بجٹ مختص تھا۔

(ج) ترقیاتی کاموں کے لئے 10۔2009 اور 11۔2010 میں بالترتیب 2885.437 ملین اور 1767.311 ملین رقم خرچ کی گئی۔

(د) اس وقت تک کسی رقم کی خورد برد کا انکشاف نہ ہوا ہے۔

ضلع راولپنڈی، سڑکوں کی تعمیر، نام و لمبائی کی تفصیلات

*9451: محترمہ نرگس فیض ملک: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع راولپنڈی کی حدود میں پنجاب ہائی وے کی سڑکوں کے نام اور لمبائی بتائیں؟

(ب) ان سڑکوں کی آخری مرتبہ کب تعمیر کی گئی تھی؟

(ج) ان سڑکوں میں کون کون سی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں ان کی مرمت کے لئے کتنی رقم چاہئے؟

(د) ان سڑکوں کی مرمت / تعمیر کے لئے سال 2009-10 اور 2010-11 کے دوران کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(ہ) اس وقت کس کس سڑک کی تعمیر جاری ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع راولپنڈی کی حدود میں پنجاب ہائی وے کی سڑکوں کی تعداد 24 ہے اور اُن کی لمبائی 615.94 کلو میٹر ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سڑکوں کی تعمیر کا سال وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) دو عدد سڑکوں کی مرمت و بحالی کی ضرورت ہے جن پر تقریباً 493 ملین رقم چاہئے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اِن سڑکوں کی مرمت / تعمیر برائے سال 2009-10 اور 2010-11 میں بالترتیب 8.007 ملین اور 6.643 ملین رقم خرچ ہوئی۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ضلع راولپنڈی میں تعمیر ہونے والی سڑکوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

راولپنڈی، پی ڈبلیو ڈی کے ملازمین کو نو ماہ سے تنخواہ نہ ملنے کی تفصیلات

*9460: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی ڈبلیو ڈی پنجاب راولپنڈی زون کے 200 سے زائد کنٹریکٹ ملازمین کو عرصہ نو ماہ سے تنخواہیں نہیں مل رہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ ملازمین کو فی الفور تنخواہوں کی ادائیگی کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) پراونشل بلڈنگز ڈویژن / پراونشل بلڈنگز سرکل راولپنڈی میں کسی کنٹریکٹ ملازم کی تنخواہ بقایا نہیں ہے۔ تمام ملازمین کو 31.07.2012 تک تنخواہ ادا کی جا چکی ہے۔

(ب) ۔ایضاً۔

گجرات، شادی وال پھالیہ اور کھٹیالیہ روڈ کی تعمیر و توسیع کی تفصیلات

*9613: جناب آصف بشیر بھاگٹ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گجرات، شادی وال، پھالیہ اور کھٹیالیہ روڈ کی پانچ سال قبل تعمیر و توسیع کی گئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس توسیع کے دوران موضع سعد اللہ پور تا چھنی تقریباً 12 کلومیٹر روڈ کی تعمیر و توسیع نہ کی گئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بقایا حصہ کی تعمیر و توسیع نہ ہونے کی وجہ سے توسیع شدہ حصہ بھی ناقابل استعمال ہے؟

(د) کیا حکومت اس روڈ کے بقایا حصہ کی تعمیر و توسیع جلد از جلد کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے سڑک کا تعمیر شدہ حصہ ٹھیک حالت میں ہے اور ٹریفک کے لئے کسی قسم کی رکاوٹ نہ ہے۔

(د) فنڈز کی فراہمی پر سڑک کے بقایا حصہ کی تعمیر و توسیع مکمل کر دی جائے گی۔

ضلع سرگودھا۔ سڑکوں پر پیچ ورک کرنے کی تفصیلات

*9738: جناب اعجاز احمد کاہلوں: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سرگودھا میں 10۔2009 کے دوران کل کتنی سڑکوں پر پیچ ورک کی مد میں کتنا خرچہ کیا گیا، ان سڑکوں کے ناموں سے آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ پیچ ورک کن کن آفیسران و ٹھیکیداران کی نگرانی میں ہوا،ان کے ناموں وعہدہ جات سے آگاہ کریں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع سرگودھا میں سال10۔2009 کے دوران مندرجہ ذیل سڑکوں پر پیچ ورک کیا گیا۔

1۔ گجرات سرگودھا روڈ پر سال 10۔2009 میں 0.011 ملین رقم خرچ ہوئی اور اس سڑک کی لمبائی 61.10 کلو میٹر ہے۔

2۔ منڈی بہاوالدین ملکوال بھرہ بھلوال کوٹ مومن بھاگٹانوالہ روڈ پر سال10۔2009 میں 2.061 ملین رقم خرچ ہوئی۔اور اس سڑک کی لمبائی 94.00 کلو میٹر ہے۔

3۔ شاہپور ساہیوال بھرہ انٹرچینج روڈ پر سال10۔2009 میں 2.458 ملین رقم خرچ ہوئی اور اس سڑک کی لمبائی 81.90 کلو میٹر ہے۔

(ب) مذکورہ پیچ ورک مندرجہ ذیل افسران کی نگرانی میں محکمانہ طور پر کیا گیا اور کسی ٹھکیدار کو پیچ ورک کا کوئی کام آلاٹ نہ ہوا ہے شفاقت حسین ایگزیکٹو انجینئر چودھری عبدالغفور، ایگزیکٹو انجینئر، راناعابد علی سب ڈویژنل افیسر اور فرمان علی سب انجینئر۔

ضلع سرگودھا محکمہ ہائی وے کو رقم کی فراہمی واخراجات کی تفصیلات

*9739: جناب اعجاز احمد کاہلوں: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سرگودھا میں سال10۔2009 اور 11۔2010 کے دوران کتنی رقم محکمہ ہائی وے کو فراہم کی گئی؟

(ب) کتنی رقم کس کس سڑک کی تعمیر پر خرچ ہوئی ان سڑکوں کے نام، تخمینہ لاگت اور لمبائی سے آگاہ کریں؟

(ج) ان سڑکوں کی تعمیر کس کس کمپنی / فرم سے کروائی گئی،ان کے نام بتائیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ان سڑکوں کے تعمیر کے دوران ناقص مٹیریل کے استعمال کی شکایت موصول ہوئی اس پر کیا کارروائی کی گئی؟

(ہ) اس ناقص مٹیریل کی تحقیقات کے بعد اس کے ذمہ داران کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع سرگودھا میں سال10۔2009 کے دوران محکمہ ہائی وے کو392.085 ملین رقم فراہم ہوئی۔

ضلع سرگودھا میں سال 11۔2010 کے دوران محکمہ ہائی وے کو 391.518 ملین رقم فراہم ہوئی۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) صرف ایک سڑک توسیع و بہتری لالو والا بنگلہ تا چک نمبر 58 جنوبی بیریر بھاگٹانوالہ توسیع و بہتری لالیاں کانڈیوال روڈ لمبائی 45.12 کلومیٹر کی شکایت موصول ہوئی جس کی انکوائری ہو رہی ہے۔

(ہ) ذمہ داران کے خلاف انکوائری PEEDA Act کے تحت شروع کی گئی جس کی رپورٹ محکمہ میں موصول ہو چکی ہے۔اظہار وجوہ کے نوٹس جاری کئے گئے۔ذاتی شنوائی کا عمل بھی مکمل ہو چکا ہے۔اب حتمی احکامات جاری کئے جا رہے ہیں۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

مسودہ قانون میٹرو بس اتھارٹی پنجاب مصدرہ 2012 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب سپیکر: چودھری غلام نبی صاحب مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔جی، چودھری صاحب!

چودھری غلام نبی: جناب سپیکر! میں

"The Punjab Metro Bus Authority Bill 2012, (Bill No. 27 of 2012)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔"

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: رپورٹ پیش کر دی گئی۔اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں،کوئی تحریک استحقاق نہیں ہے۔اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔پہلی تحریک التوائے کار سردار خالد سلیم بھٹی صاحب کی طرف سے ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"میاں برادران۔مردہ باد"اور"جاتی امراء الوداع"کی نعرہ بازی)

پوائنٹ آف آرڈر

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر پر مجھے بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر: میں آپ کو ٹائم دوں گا۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر!نولاٹیا صاحب کو تقریر کرنے کا موقع دیا جائے۔(شور وغل)

MR SPEAKER: Order in the House. Order in the House.

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!نولاٹیا کا مائیک کھولا جائے اور انہیں بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی،نولاٹیا صاحب!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر!سب سے پہلے میں مسلم لیگ (ن) کی حکومت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ ان کو ہماری ایک بات کی سمجھ آ گئی ہے کہ ایوان کے اندر موجود وہ تمام سیاسی پارٹیاں۔۔۔(شور وغل)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز،آرڈر پلیز۔مجھے House in order کرنے دیں۔آرڈر پلیز،آرڈر پلیز۔

نئے صوبوں کے قیام کے حوالے سے معزز ممبران کا اظہار خیال

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں مسلم لیگ (ن) کی قیادت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ ان کو پہلی بار یہ بات سمجھ آ گئی ہے کہ اگر اسمبلی کے اندر موجود وہ تمام سیاسی پارٹیاں جو اپنی پالیسی کے مطابق statement دینا چاہتی ہوں تو Hon'able Speaker اور Chair کو چاہئے کہ وہ ان کا مؤقف سنیں اور ان کا مؤقف سننے کے بعد حکومتی پارٹی اس مؤقف پر اپنی policy statement دے۔ گزشتہ پچاس سالوں سے سرائیکی ایریا میں رہنے والی تمام اقوام چاہے وہ Upper Punjab سے migrate کر کے جانے والے پنجابی ہوں یا 1947 میں بھارت سے آنے والے مہاجر ہوں یا وہاں پر ہجرت کر کے آنے والے بلوچ ہوں یا KPK سے آنے والی پٹھان قیادت ہو۔۔۔

جناب سپیکر: جن کی تعداد تقریباً ساڑھے چار کروڑ ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! سرائیکی ایریا کے اندر رہنے والے تمام سرائیکی، تمام پنجابی، تمام مہاجر، تمام بلوچ اور تمام پختون ان سب کی متفقہ آواز یہی ہے کہ اس سرائیکی ایریا کو ایک صوبہ بنایا جائے۔ گزشتہ پچاس سالوں سے اس پر تگ و دو جاری تھی اس کے بعد آج سے دو سال پہلے مسلم لیگ (ق) کی قیادت میں ایک قرارداد اس معزز ایوان میں پیش کی گئی جس کو ہماری (ن) لیگ کی حکومت دو سالوں تک حیلے بہانے کر کے pending کرتی آ رہی تھی۔ ہمارا مطالبہ یہ تھا کہ علیحدہ صوبہ کے قیام کے لئے مسلم لیگ (ق) نے جو قرارداد پیش کی ہے اس پر بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ دو سالوں تک اس معزز ایوان میں اس قرارداد پر بحث کرنے کی اجازت نہ دی گئی۔ جب یہ issue جنوبی پنجاب کی عوام تک پہنچا تو ان کے شدید مطالبہ پر، میں ایک دفعہ پھر مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ مسلم لیگ (ن) کی قیادت نے سرائیکی صوبہ اور ریاست بہاولپور کی بحالی کے لئے دو قراردادیں اسی معزز ایوان میں پاس کیں اور مسلم لیگ (ن)، پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ق) نے متفقہ طور پر ان قراردادوں کو پاس کر کے سرائیکی ایریا کے عوام کو یہ message دیا کہ ہم آپ کو علیحدہ صوبہ دینا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! نئے صوبے بنانے کے لئے آئین کے اندر کمیشن کوئی basic ground نہیں ہے، کوئی substantial مطالبہ نہیں ہے لیکن مسلم لیگ (ن) کی قیادت میاں نواز شریف صاحب نے یہ مطالبہ کیا کہ اگر نئے صوبے بنانے ہیں تو اس کے لئے ایک کمیشن بنایا جائے۔ ان کے اس مطالبے اور opinion کا احترام کرتے ہوئے صدر پاکستان نے ایک کمیشن بنانے کا اعلان کیا اور اس کمیشن کے اندر چھ ممبران قومی اسمبلی سے، چھ ممبران سینیٹ سے اور دو ممبران اس معزز ایوان سے لئے جانے

ہیں۔آپ کو کہا گیا کہ آپ ان ممبران کا تقرر کریں، میں تسلیم کرتا ہوں کہ مسلم لیگ (ن) کی حکومت کو پورا حق حاصل ہے کہ وہ صدر پاکستان کے بنائے ہوئے کمیشن پر اپنا اختلافی نوٹ لکھے وہ اس سے اختلاف کرے یہ ان کا جمہوری حق ہے لیکن 11۔جولائی کو جو کمیشن بنایا گیا اس کمیشن کے ممبران کے لئے اس معزز ایوان کے معزز سپیکر کو جب خط لکھا گیا کہ اگر آپ کو اس سے اختلاف تھا تو آپ کو دو یا تین دن کے بعد اپنا اختلافی نوٹ لکھ کر معزز سپیکر قومی اسمبلی کو بھیجنا چاہئے تھا۔چھ ہفتے گزرنے کے بعد اگر آپ یہ کہیں کہ ہم ان ممبران کا تقرر نہیں کرتے یا یہ کہیں کہ سرائیکی صوبہ کمیشن کے ممبران جو سینیٹ یا نیشنل اسمبلی میں مسلم لیگ (ن) سے تعلق رکھتے ہیں وہ وہاں پر بائیکاٹ کریں گے اور وہ اس کمیشن کے اجلاس میں شرکت نہیں کریں گے۔یہ delaying tactics ہیں اور ان کے ذریعے آپ سرائیکی عوام کو ان کے حقوق سے محروم کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر!چھ ہفتے پہلے آپ اختلاف کرتے ہوئے اپنے notes وہاں submit کرا سکتے تھے،آج چھ ہفتوں کے بعد معزز وزیر قانون نے اس کمیشن پر ایک اعتراض کیا ہے میں اس پر بحث کرنا چاہوں گا۔معزز وزیر قانون نے یہ کہا کہ ہم نے کہا تھا کہ قومی کمیشن بنایا جائے اور یہ جو کمیشن بنایا گیا ہے یہ پارلیمانی کمیشن ہے۔معزز وزیر قانون کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ ہماری opinion سے اختلاف کرے،ان کو حق حاصل ہے کہ وہ ہماری رائے سے اختلاف کرے لیکن کم از کم یہ وضاحت ضرور فرما دے کہ نیشنل کمیشن کیا ہوتا ہے اور پارلیمانی کمیشن کیا ہوتا ہے؟اگر انہوں نے اختلاف کرنا تھا تو یہ 12 یا 13۔جولائی کو کرتے،انہوں نے ڈیڑھ ماہ بعد اعتراض کر کے سرائیکی صوبہ بننے کے اندر رکاوٹیں پیدا کرنے کی کوششیں کی ہیں۔ہاں!میں یہ سمجھتا ہوں کہ نیشنل کمیشن اس کو کہتے ہیں جس کے اندر ان پارٹیوں کو بھی نمائندگی دی جاتی ہے جن پارٹیوں کو ایوانوں کے اندر نمائندگی حاصل نہیں ہے۔ہاں!جماعت اسلامی کے ممبران کسی صوبائی اسمبلی،قومی اسمبلی یا سینیٹ میں موجود نہیں ہیں۔عمران خان صاحب کے ممبران کسی ایوان کے اندر شامل نہیں ہیں اگر تو ان کا مطالبہ نیشنل کمیشن سے یہ ہے کہ جو پارٹیاں ایوان کے اندر موجود نہیں ہیں ان کی نمائندگی بھی لی جائے،اگر یہ کہیں تو ہم ان پارٹیوں سے بھی اپنی پارٹی پالیسی کے مطابق یہ بات کریں تو شاید اس پر بھی غور کرنے کے بعد ہم ممبران لینے کو تیار ہیں لیکن میرا مطالبہ یہ ہے کہ سرائیکی صوبہ کمیشن کی جو پیشرفت ہے،یہ جو قافلہ چل نکلا ہے،یہ رُکنے والا نہیں ہے،اس کے لئے کوئی رکاوٹ راستے میں نہیں آئے گی۔ہاں!ایک بات کی وضاحت ضرور ہوئی ہے کہ مسلم لیگ (ن) کی منافقت کا وہ چہرہ سامنے آگیا ہے جس چہرے کی بنیاد پر دو سال انہوں نے سرائیکی صوبہ کی

قرارداد کو روکا اور اس کے بعد انہوں نے سرائیکی صوبہ اور ریاست بہاولپور کی دو قراردادیں پاس کیں، ہاں! اگر یہ دو صوبے بنانا چاہیں تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے، یہ ہزارہ صوبہ بنانا چاہیں ہمیں اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن کمیشن کو روکنا کمیشن کا بائیکاٹ کرنا اور یہاں پریس کے سامنے بیٹھ کر فضول باتیں کرنے کی بجائے ان کو اس سرائیکی صوبہ کمیشن کے اندر بیٹھنا چاہئے اور اپنے اس اختلافی نوٹ کو وہاں پر ریکارڈ کرانا چاہئے۔انہوں نے اپنے اختلافی نوٹ کو اٹھارہویں ترمیم میں ریکارڈ کرایا اور تاریخ نے یہ ثابت کیا کہ ان کے اختلافی نوٹ کو ہم نے تسلیم کیا۔انہوں نے انیسویں ترمیم میں بھی اختلافی نوٹ لکھا، ہم نے ان کے اختلافی نوٹ کو تسلیم کیا، انہوں نے بیسویں ترمیم میں بھی اختلافی نوٹ لکھا، ہم نے اس اختلافی نوٹ کو بھی تسلیم کیا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! مسلم لیگ (ن) کو 1997 سے لے کر 1999 تک اقتدار ملا مجھے یہ بتا دیں کہ انہوں نے آئین میں ایک بھی متفقہ ترمیم منظور کی ہو؟ آئین کی کوئی ایک ترمیم انہوں نے متفقہ طور پر پاس کی ہو تو مجھے یہ بتا دیں۔انہوں نے دو ترمیمیں کی ہیں، ایک تیرھویں ترمیم ہے اور ایک چودھویں ترمیم ہے اور وہ ترمیم کس لئے ہے؟ وہ صرف ان کے جو ممبران ان کو چھوڑنا چاہتے تھے، اُن کا راستہ روکنے کے لئے ترمیم کی گئی اور منافقت کا دوسرا درجہ یہ دیکھیں کہ آپ اگر وہی تیرھویں ترمیم اور وہی چودھویں ترمیم جو ہماری ایک پارٹی کے لیڈر میاں محمد نواز شریف نے کی تھی آج اسی منافقت کے ساتھ (ق) لیگ کے ٹکٹ پر جیتے ہوئے ممبران اسمبلی کی بنیاد پر یہ صوبہ کی حکومت چلا رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

اگر یہ اپنی کی ہوئی تیرھویں اور چودھویں ترمیم کا احترام کرتے ہیں، اگر ان کے اندر اخلاقی جرأت ہے، اگر یہ منافقت چھوڑنا چاہتے ہیں تو مسلم لیگ (ق) کے نشان پر جیتے ہوئے ہمارے لوٹے، چودھری پرویزالٰہی کو واپس کر دیں تو ایک دن کے لئے بھی ان کی حکومت نہیں چل سکتی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں ان کی منافقت کے ایک اور چہرے کو سامنے لانا چاہتا ہوں۔انہوں نے Charter of Democracy کے تحت محترمہ بے نظیر بھٹو (شہید) کے ساتھ بیٹھ کر ایک contract کیا جس میں انہوں نے یہ کہا کہ پارلیمنٹ کی supremacy کے لئے، پارلیمنٹ کی بالادستی کے لئے، آئین کی supremacy کے لئے کوئی پارٹی کسی دیگر departments یا دیگر اداروں کے ساتھ مل کر سازش نہیں کرے گی۔آج 211 ممبران اسمبلی پیپلز پارٹی کے اتحاد کے ساتھ ہیں اور یہ عدلیہ کے ناجائز فیصلوں کے ساتھ ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج مجھے یہ بتائیں کہ انہوں نے Charter of Democracy کا احترام کب کیا تھا؟ میں ان کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ Charter of Democracy کے اندر انہوں نے فیصلہ کیا کہ ملک کے اندر جمہوریت کو بحال کرنے کے لئے، جمہوریت کو بحال رکھنے کے لئے اور جمہوریت کی continuity کو برقرار رکھنے کے لئے کوئی بھی سازش جو بھی ادارہ کرے گا ہم پارلیمنٹ کے ساتھ ہوں گے اور اس Charter of Democracy کے بعد محترمہ بے نظیر بھٹو (شہید) کے جیالے آج بھی اس Charter کے ساتھ ہیں؟ ہماری یہ حکومت عدلیہ اور ان کوششوں کے ساتھ ہے، ان اداروں کے ساتھ ہے جنہوں نے 65 سالوں میں جمہوریت کو یہاں پر بحال نہیں ہونے دیا۔ آئین پر عملدرآمد صرف الیکشن نہیں ہوا کرتا، آئین پر عملدرآمد آئین اور قانون پر احترام کے ساتھ ہوا کرتا ہے۔ میں آج وزیراعلیٰ پنجاب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ یہ وضاحت فرمائیں کہ جہاں پر یہ لکھا ہوا ہے کہ صوبوں کو کابینہ کے ذریعہ چلایا جائے گا اور یہ صوبہ کو کس کے ذریعے سے چلا رہے ہیں؟ چار پانچ چیڑ قناتیوں کے ذریعے چلا رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ آئین یہ کہتا ہے کہ سٹینڈنگ کمیٹیوں کے ذریعے۔۔۔

جناب سپیکر: مہربانی کریں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: سٹینڈنگ کمیٹیوں کے ذریعے ایوان کو چلانا چاہئے۔

جناب سپیکر: اب آپ مہربانی کریں، آپ کو بہت ٹائم ملا ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: سٹینڈنگ کمیٹیوں کے ذریعے ایوان کو چلانا چاہئے اور حکومت کو چلانا چاہئے۔

جناب سپیکر: آپ کو بہت ٹائم ملا ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! آپ نے وعدہ کیا ہے کہ آپ مجھے بات کرنے دیں گے۔

جناب سپیکر: میں نے پوائنٹ آف آرڈر کا وعدہ کیا ہے، تقریر کا وعدہ تو میں نے آپ سے نہیں کیا۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! یہ فیصلہ ہوا تھا، آئین یہ کہتا ہے۔۔۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! آئین یہ کہتا ہے کہ صوبائی حکومت کو سٹینڈنگ کمیٹیوں کے ذریعے چلایا جائے گا۔

جناب سپیکر: آپ short کریں۔ جلدی wind up کریں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! Rules یہ کہتے ہیں کہ صوبوں کو سٹینڈنگ کمیٹیوں کے ذریعے چلائیں گے لیکن انہوں Task Forces بنائی ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: آپ wind up کریں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! یہ مجھے بتائیں کہ کس قانون کے اندر لکھا ہوا ہے کہ صوبہ کو Task Forces کے ذریعے چلایا جائے؟ آئین یہ کہتا ہے کہ اگر صوبہ میں 45 محکمے ہیں تو 45 وزراء ہونے چاہئیں۔ یہاں پر ایک ایک وزیر پر بارہ بارہ محکمے لادے ہوئے ہیں اور ان کو خود ان محکموں کے نام نہیں آتے۔ آئین یہ کہتا ہے کہ Law and Order کی بحالی کے لئے صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے اور مرکزی حکومت صوبائی حکومت سے تعاون کرے گی۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: ان کو یہ کس نے اختیار دیا ہے کہ Law and Order کے ذمہ دار وزیر اعلیٰ خود ہیں اور یہ خود فسادات کو، نقص امن کو اور لوگوں کو اکساتے ہیں۔

MR SPEAKER: Thank you dear.

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: میں مسلم لیگ (ن) کی قیادت سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہیں جمہوریت کی کب سمجھ آئی تھی اور انہوں نے کب سمجھا تھا کہ جمہوریت ادارے چلانے کا نام ہوتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ! Carry on please.

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جمہوریت ادارے چلانے کا نام ہوتا ہے، ایک دوسرے کے motive کو سمجھنے کی بات ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ اب محترمہ کو بات کرنے دیں۔ شکریہ

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! میں آپ سے صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وزیر قانون صاحب نے آپ کے کان میں جو بات کی ہے وہ آپ ایوان میں share کرنا پسند فرمائیں گے؟

جناب سپیکر: کوئی ایسی بات نہیں ہے، آپ سے متعلقہ کوئی بات نہیں ہے، آپ بیٹھیں۔ Carry on Mohtarma.

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب والا! ایوان کو تو بتائیں۔

MR SPEAKER: Col. Sahib! Try to behave.

ڈاکٹر سامیہ امجد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت محترم و بہت معزز سپیکر صاحب! آپ کا منصب اور آپ کی کرسی اس پنجاب کی سب سے اُونچی کرسی ہے۔ آپ ایک جج کی حیثیت سے یہاں پر تشریف فرما ہیں اور ہم ہمیشہ آپ کی طرف دیکھتے ہیں۔ پاکستان مسلم لیگ (ق) کا مؤقف بیان کرتے ہوئے یہ کہوں گی کہ میڈیا یا کہیں بھی آپ ریکارڈ اُٹھا کر دیکھ لیں انتظامی بنیادوں پر صوبوں کے حوالے سے سب سے پہلے پاکستان مسلم لیگ (ق) نے بات کی تھی۔ مسلم لیگ (ن) کے دوست محمد کھوسہ نے بھی اس حوالے سے آواز اٹھائی تھی۔

جناب سپیکر: محترمہ! پہلے پانچ سال کیا ہوتا رہا ہے؟

ڈاکٹر سامیہ امجد: اُس وقت بھی یہی کچھ ہوتا رہا ہے۔ انتظامی بنیاد پر یہ ضروری ہے کہ اس علاقے پر مشتمل ایک نیا صوبہ قائم کیا جائے بلکہ ہزارہ میں بھی public demand آئی ہے۔ جب لوگوں کی آواز آتی ہے، جب لوگ روتے ہیں، جب محرومیاں بڑھتی ہیں، نوکریاں نہیں ملتیں اور ان ایوانوں تک اُن کی آواز نہیں آتی تو پھر اس طرح کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ میڈیا کے اینکرز بیٹھ کر یہ کہتے ہیں کہ یہاں اسمبلیوں میں تماشا ہو رہا ہے۔ یہ تماشا نہیں ہے بلکہ لوگوں کی آواز ہے۔ میں میڈیا سے کہنا چاہتی ہوں کہ خُدا کے لئے عوام کے جذبات کو سمجھیں۔ ہم یہاں اپنی جانوں پر کھیل کر عوام کی آواز اُٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ قائد ایوان اور اس کے وزراء کے علاوہ باقی سب ممبران چاہے وہاں بیٹھے ہیں یا یہاں وہ لوگوں کی بات کرتے ہیں۔ اگر ہم لڑتے ہیں تو لوگوں کی زبان بول رہے ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کی بات ہو گئی ہے، اب آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! یہاں پر ہلڑ بازی نہ ہوتی اگر آپ پہلے دن ہی ہماری بات سُن لیتے۔ ہماری یہ demand ہے کہ آپ کمیشن کو مکمل کریں تاکہ سرائیکی صوبہ بن سکے۔ بہت مہربانی۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! یہ چار کروڑ عوام کی بات ہے، کیا آپ اس کے لئے چار گھنٹے نہیں دے سکتے؟ یہ تیرہ اضلاع کی بات ہے۔ آپ ان لوگوں کی آہوں اور سسکیوں کو سنیں۔

جناب سپیکر: جی، ایسا نہیں ہو سکتا۔ آپ کی بڑی مہربانی، بہت شکریہ۔ تشریف رکھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ نے وعدہ کیا تھا کہ میں آپ کی بات سنوں گا۔ اب ہمیں بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، میں نے سُن لیا ہے۔ شاہ صاحب! آپ کی بڑی مہربانی تشریف رکھیں۔

چوہدری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر آپ کمیشن کو نام نہیں دیں گے تو پھر ہم ایوان نہیں چلنے دیں گے۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی ہے، تشریف رکھیں۔ آپ نہ چلائیں لیکن ہم ایوان کو چلائیں گے۔ Don’t try to threat me. میں نے خط بھیجا ہے اس کا جواب آئے گا تو پھر اس کے بعد میں نام دوں گا۔

چوہدری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا مائیک کھول دیں۔ آپ ہماری زبانیں بند نہ کریں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! مجھے بھی بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ بیٹھیں۔ آپ کا موقف آگیا ہے کیونکہ ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ بات کر چکی ہیں۔

چوہدری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے صرف پانچ منٹ کا وقت دے دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، پانچ منٹ کے بعد ایک سیکنڈ نہیں ملے گا۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! یہ سرائیکی صوبہ کی بات ہے اور ہم اس علاقے سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے ہمیں بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب! آپ بول لیں۔ آپ بات کریں۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ گزارش یہ ہے کہ آپ تاریخی پس منظر دیکھیں کہ ہم جس سرائیکی صوبہ کا مطالبہ کر رہے ہیں اس کی تاریخ کیا ہے؟ اگر آپ محکمہ آثار قدیمہ کی reports کو دیکھیں تو وہ کہتی ہیں کہ ملتان ساڑھے نو ہزار سال قبل مسیح پرانا صوبہ تھا۔ اگر ہم Civilization of Mesopotamia کو دیکھیں جو کہ پانچ ہزار سال قبل مسیح کی ہے تو اس سے پہلے بھی یہ صوبہ ملتان موجود تھا۔ اگر آپ البیرونی جو کہ محمود غزنوی کا تاریخ دان تھا کی بات سنیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ دو لاکھ دس ہزار سال پرانا ہے۔ اگر ہم دوسری طرف چلے جائیں کہ حضرت نوح کو آدم ثانی کہا جاتا ہے۔ ان کے اٹھارہ بیٹے تھے جن میں سے تین مشہور ہوئے۔ ان کا ایک بیٹا حضرت سام تھا جس سے Semitic race چلی۔ حضرت سام کے بیٹے آرفی شند اور اس کے بیٹے کیومرس نے بلخ میں بادشاہت کی بنیاد رکھی۔ تاریخ فرشتہ میں ہے کہ چین اور ترک حضرت یافث کے بیٹے تھے۔ ان کا تیسرا بیٹا حضرت حام تھا۔ حضرت حام کے آگے چار بیٹے تھے۔ ایک ہند (ہند سے ہندوستان)، ایک بند (بند سے بنک) سے بنگال، ایک نہروالا گجرات کاٹھیاواڑ اور ایک سندھ۔ سندھ کے بیٹے کا نام ملتان تھا۔ یہ ہمارا تاریخی پس منظر ہے۔ جب محمد بن قاسم 712 میں سندھ میں آتا ہے اور اس ملک کو فتح کرتا ہے تو وہ یہ کہتا ہے کہ میں کشمیر کے بارڈر پر گیا ہوں کیونکہ سرائیکی ایریا کی باؤنڈری سالٹ رینج ایریا تک آتی تھی۔ آپ دیکھیں کہ پنجاب کب معرض وجود میں آیا؟ جب سکندر اعظم نے 323 میں یہ ملک فتح کیا تو اس نے پانچ دریا cross کئے۔ یہ Latin word Pentapotamia تھا۔ Potamia means river and Penta means five اس نے پانچ دریا cross کئے اور اس سے یہ پنجاب معرض وجود میں آیا مگر ملتان یا سرائیکی علاقہ اس سے پہلے بھی موجود تھا۔ اس علاقے کو سنسکرت کی زبان میں سپت سندھو کہا جاتا تھا یعنی سات دریاؤں کی سرزمین مگر جب سکندر اعظم نے پانچ دریا cross کئے تو اس نے اس کو پنجاب کہا۔ پنجاب کا مطلب کیا ہے؟ یہ بھی Persian word ہے جس کا مطلب پنج آب یعنی پانچ دریا ہیں اس لئے ملتان تو اس سے پہلے بھی معرض وجود میں آیا تھا۔ ہماری ایک شناخت ہے۔ 2 جون 1818 کو رنجیت سنگھ نے صوبہ ملتان کو فتح کیا۔ جب انگریزوں نے 1848 اور 1849 میں ملتان پر قبضہ کیا تو انہوں نے اس کو ڈویژن بنا دیا۔ اس وقت ملتان ڈویژن میں جھنگ، چنیوٹ اور فیصل آباد بھی شامل تھے۔ آج آپ ضرورت کے تحت ایک ضلع سے چار اضلاع بنا رہے ہیں۔ ہمارے ضلع ملتان کے چار اضلاع بنے ہیں۔ اس سے وہاڑی، خانیوال اور لودھراں کے اضلاع بنے

ہیں۔آپ نے یہ اضلاع اس لئے بنائے کیونکہ لوگوں کو تکلیف تھی۔آج جب ہم سرائیکی صوبہ کی بات کرتے ہیں تو ہمارے اُوپر الزام لگایا جاتا ہے کہ یہ لسانی بات کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ بات آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ کیا ہندوستان ہندوؤں کے نام پر نہیں ہے، جرمن جرمنوں کے نام پر نہیں ہے، ایران ایرانیوں کے نام پر نہیں ہے اور انگلستان انگلش کے نام پر نہیں ہے؟ اگر ہم سرائیکی ہیں اور سرائیکی صوبہ کی بات کرتے ہیں تو پھر ہمارے اُوپر یہ الزام کیوں لگایا جاتا ہے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبر چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ) نے اپنی نشست سے اُٹھ کر سید ناظم حسین شاہ صاحب کے پاس جا کر ان کے ہاتھ چومے)

آپ دیکھیں کہ جتنے بھی ملک بنے ہیں ان کی بنیاد کیا تھی؟ وہ سب ethnic groups تھے اور ethnic کی وجہ سے یہ سارے ملک بنے ہیں۔آپ لاطینی امریکہ اور چین کو دیکھ لیں۔چین چینیوں کے نام پر ہے۔یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم تاریخ کو نہیں دیکھتے، اگر ہم تاریخ کو دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ It is the East جو ہمیشہ West کو dominate کرتا رہا۔اسی East سے، قبلائی خان کے دربار سے مارکوپولو gun powder لے کر گیا، پتھری کوئلہ لے کر گیا جس سے steam بنتی ہے، کاغذ بھی اسی East سے گیا جو کہ چائنا میں دوسری صدی میں ایجاد ہوا۔Portable Printing Press جو کہ چائنا میں ساتویں صدی میں استعمال ہوئی وہ بھی یہاں سے گئی ہے۔اسی طریقے سے آپ دیکھیں کہ ہمارے سرائیکی علاقے کا کیا تاریخی پس منظر ہے؟ محمد بن قاسم بھی ملتان میں آتا ہے۔آپ تاریخی پس منظر دیکھیں کہ اگر سکندر اعظم کو کوئی مزاحمت ہوتی ہے تو وہ بھی ملتان میں سرائیکی علاقے میں ہوتی ہے۔بابل میں اس کی death ہوتی ہے اور وہی زخم جان لیوا ثابت ہوتا ہے جو یہاں ملتان سے اس کو لگا تھا۔ہماری زبان میں مٹھاس ہے مگر آپ دیکھیں کہ ایک تنگ نظر آدمی نے ملتان کے اُوپر کیا الزام لگائے ہیں؟ یہ کہا گیا کہ "چہار تحفہ است ملتان۔گرد، گرما، گورستان و گدا" جب اللہ تعالیٰ نے سوچا کہ اس نے حضرت آدم کو خلق کرنا ہے تو اس کے لئے بھی اسی مٹی کو چُنا گیا۔ہم مٹی پر ہل چلا کر اس کو زخمی کرتے ہیں مگر یہ ہمیں مایوس نہیں کرتی بلکہ یہ ہمیں کچھ نہ کچھ اناج دے دیتی ہے۔گرما اس دنیا کی ساری تخلیق گرمی کی بدولت ہے، اگر گرمی نہ ہو تو کسی چیز کی germination نہیں ہوتی۔ہم گرمی کے حوالہ سے اس سے بڑھ کر اور کیا بات کریں کہ گرمی کا استقبال بہار کرتی ہے کہ پہلے بہار آتی ہے اور اُس کے بعد گرمی آتی ہے۔ملتان تاریخی شہر ہے۔یہاں پر اکثر جنگیں ہوئی ہیں اور جیسے میں نے پہلے بھی کہا کہ یہ شہر ساڑھے نو ہزار سال

پرانا ہے۔اس کو مدینۃ الاولیاء بھی کہتے ہیں وہ اس لئے کہ دُور دُور سے با عمل لوگ یہاں پر دفن ہونا پسند کرتے تھے۔

جناب سپیکر! آپ بھی جانتے ہیں، میں بھی جانتا ہوں اور سارا ایوان بھی اس بات کو جانتا ہے کہ گدا یا فقیر وہاں ہوتا ہے جہاں سخی ہو۔ سرائیکی علاقہ اور ملتان کے لوگ سخی ہیں اور اُن کے اندر سخاوت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے اس لئے گدا وہیں ہوتے ہیں۔ ہماری سخاوت کا ناجائز فائدہ نہ اُٹھایا جائے۔ ہم وسعت قلبی اور سخاوت کی وجہ سے اگر کسی کو welcome کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم اپنے حقوق کا دفاع نہیں کر سکتے۔ جناب علیؑ فرماتے ہیں کہ دوستوں کے حقوق دوستی کی آڑ میں مت تلف کرو، جن کے حقوق تلف ہو جائیں پھر وہ دوست نہیں رہتے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! حکمران وہی ہوتا ہے جس میں سخاوت ہو۔ چنگیز کا بیٹا اُغدائی بادشاہ تھا وہ ایک دفعہ بازار سے گزرا تو اُس کو ایک حلوائی کی مٹھائی پسند آ گئی تو اُس نے کہا کہ یہ ساری مٹھائی میری فوج میں تقسیم کر دو تو اُس حلوائی نے وہ ساری مٹھائی تقسیم کر دی۔ بادشاہ نے اپنے وزیر سے کہا کہ جتنے ٹوکرے مٹھائی کے تھے وہ سب اشرفیوں سے بھر کر اس حلوائی کو دے دو۔ کنجوس وزیر کہنے لگا کہ جناب! یہ ساری مٹھائی تو صرف ایک اشرفی کی ہے۔ اُس نے کہا کہ بادشاہ وہ ہوتا ہے جو ہر قدم پر تاریخ مرتب کرتا ہے۔ آج اللہ تعالیٰ نے آپ کو موقع دیا ہے رانا ثناء اللہ صاحب بھی بیٹھے ہیں اور آپ بھی بیٹھے ہیں، آپ سرائیکی صوبہ بنانے کی تاریخ مرتب کریں اور اُس کمیشن میں جا کر سرائیکی صوبہ بنائیں تا کہ آنے والے وقت میں آپ کا نام زندہ رہے۔ آپ کا بہت بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: شاہ صاحب! صوبہ جنوبی پنجاب کے سبھی حامی ہیں لیکن طریق کار غلط ہے۔ جی، بسراء صاحب!

محترمہ آمنہ اُلفت: جناب سپیکر! میں اس پر بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ بیٹھیں۔ میں نے بسراء صاحب کو floor دے دیا ہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ):

تھکتے بھی چلو، بڑھتے بھی چلو
قافلے منزل پہ ہی ڈالے جائیں گے

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ ہم آج سے دو دن پہلے جو بات کر رہے تھے آپ نے آج اُس بات کا احساس کیا اور یہ ہمارا کوئی ذاتی معاملہ نہیں ہے۔ جنوبی پنجاب اور بہاولپور کے اندر چار کروڑ عوام اپنی زندگی کی آخری سانسیں لے رہے ہیں، جن کی نسلیں تباہ ہو رہی ہیں اور جن کے بچے برباد ہو رہے ہیں ہم اُن کے لئے آواز اُٹھا رہے ہیں۔ آپ نے آج یہاں پر جو conduct show کیا تو ہم پہلے دن سے یہی کہہ رہے تھے کہ آپ اس ایوان کے سپیکر ہیں اور ہمارا مقصد لڑنا نہیں ہے بلکہ ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ آپ نے اور ہم نے مل کر اس جمہوریت کے لئے لاشیں اُٹھائی ہیں، اس جمہوریت کے لئے جدوجہد کی ہے تو آج وہ وقت آ پہنچا ہے کہ جنوبی پنجاب کی نسلیں جو آج سسک سسک کر مر رہی ہیں، جن کے بچے ننگے پاؤں پھر رہے ہیں، جن کے مریض دوائی کے بغیر مر رہے ہیں، جن کے بچوں کو وہاں پر تعلیم نہیں مل رہی تو ہمیں آج اُن کے لئے کچھ کرنا ہوگا۔ مجھے میاں محمد نواز شریف کا بڑا احترام ہے کیونکہ وہ ایک پارٹی کے لیڈر ہیں انہوں نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ صدر پاکستان آصف علی زرداری صاحب! اگر آپ جنوبی پنجاب یا بہاولپور کو صوبہ بنانا چاہتے ہیں تو فی الفور ایک قومی کمیشن تشکیل دیا جائے۔ آپ نے اس ایوان کے تقدس کو بحال رکھنا ہے۔ میرے پاس اُس قرارداد کی کاپی بھی ہے جو 8۔مئی کو اس ایوان میں متفقہ طور پر پاس ہوئی تھی۔

جناب سپیکر: صوبہ جنوبی پنجاب بننے پر کسی کو اعتراض نہیں ہے لیکن اس کے طریق کار پر اعتراض ہے۔ میں اس ایوان کا Custodian ہوں تو اگر اس ایوان کے rights infringe ہو رہے ہوں تو میں اس پر خاموش رہوں گا؟ اس کمیشن کے اندر ہمیں جو نمائندگی دی گئی ہے یا جو اس کا طریق کار بنایا گیا ہے Is it lawful? آپ کی بڑی مہربانی۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس متفقہ قرارداد کے اندر یہ لکھا ہے کہ ہم وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ آئین کے اندر تبدیلیاں کر کے جنوبی پنجاب اور بہاولپور کو صوبہ بنائے۔ آپ نے اب لیٹر میں یہ لکھا ہے کہ:

> I have examined the contents of the reference and also the said letter to the backdrop of the two Resolutions…

جناب سپیکر: وہ تو ایسے ہی لکھا ہے۔ Resolution اس کے ساتھ ہے، آپ اُس کو پڑھیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! خدارا آپ کی کرسی بہت بڑی ہے، آپ ایک بڑے باپ کے بیٹے ہیں اور آپ نے اپنے لئے ایک بڑا نام پیدا کیا ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ:

of the Punjab of 9th May 2012 and I am of the view that the Commission has not been constituted and its TORs.

جناب سپیکر: جی، میں نے اُن سے TORs ہی مانگے ہیں اور میں نے اُن سے کیا کہا ہے؟ جی، بسراء صاحب!

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں عرض کر دیتا ہوں کیونکہ میں بھی قانون کا ادنیٰ طالب علم ہوں۔ TORs اُس وقت بنیں گے جب ہمارے پیارے بھائی اُس کمیشن کے اندر جاکر بیٹھیں گے۔ اگر آپ کو اختلاف ہے کہ آپ کو کم نمائندگی دی گئی ہے تو سپیکر قومی اسمبلی کا بیان on record ہے کہ ہم آپ کے ممبران بڑھانے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر! میں اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر یہ بات کہہ رہا ہوں کہ اگر آج تاریخ کے اس موقع پر مسلم لیگ (ن) نے جنوبی پنجاب کے عوام کے ساتھ بد دیانتی کی تو مسلم لیگ (ن) کا سیاسی جنازہ لاہور میں دفنا دیا جائے گا۔ میں یہاں پر ایک اور بات عرض کر دوں کہ جب یہاں سے یہ قرارداد پاس ہوئی تو میاں محمد شہباز شریف بہاولپور تشریف لے کر گئے اور انہوں نے وہاں پر مٹھائیاں بانٹیں، بہاولپور والوں کو مبارک باد یں دیں کہ ہم آپ کا صوبہ بحال کرنے جا رہے ہیں۔ اب مجھے بتائیے کہ آپ کا وہ چہرہ مانوں یا آپ کا یہ چہرہ مانوں؟ آپ کے کیوں double standards ہیں؟

جناب سپیکر: یہ double standards آپ کے پاس ہی ہیں، میرے پاس double standards نہیں ہیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! قول و فعل کے تضاد کو میں تو منافقت کہتا ہوں پتا نہیں آپ کیا کہتے ہیں؟ مجھے اس بات کا علم نہیں ہے۔ میں تو صرف یہ کہتا ہوں کہ اس طرف بیٹھے ہوئے ہمارے بھائی جو جنوبی پنجاب سے تعلق رکھتے ہیں میری ان سے بھی بات ہوئی ہے۔ میں نام لے کر کہوں گا کہ کل جب ہم باہر گئے تو آپ کے دو ممبران نے جنوبی پنجاب کو مردہ باد کہا اور ہمیں گالیاں دیں، یہاں ڈھلوں صاحب اور منڈا صاحب بیٹھے ہیں انہوں نے جنوبی پنجاب کے عوام کو بے غیرت اور غدار کہا۔

جناب سپیکر: کسی نے نہیں کہا۔ No. No. یہ غلط الزام ہے۔ یہ الزام تراشی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! یہ جھوٹ بول رہے ہیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ۔۔۔

جناب سپیکر: بسراء صاحب! اب آپ کا ٹائم ختم ہوا۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کے letter کا آخری پیرا پڑھنا چاہتا ہوں۔ آپ نے لکھا ہے کہ:

6. In the circumstance, I would request you kindly to:

(a) refer the matter to the Federal Government to constitute a representative National Commission.

جناب سپیکر! میں ایک عرض کروں کہ آپ نے اٹھارہویں ترمیم ہمارے ساتھ کی جیسا کہ نولاٹیا صاحب نے کہا کہ اس کے لئے آپ نے 90 اجلاس ہمارے ساتھ مل کر کئے۔ اس وقت تو آپ کو وہ پارلیمانی کمیشن منظور تھا۔ نیشنل کمیشن کس کو کہتے ہیں اس میں ایم کیو ایم کا نمائندہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: بسراء صاحب! اس میں stakeholders، Technocrats اور عوام کے نمائندے بھی شامل ہوتے ہیں؟

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! کیا آپ stakeholders نہیں ہیں، کیا ہم stakeholders نہیں ہیں اور آپ stakeholders کن کو کہتے ہیں؟

جناب سپیکر! اس کے اندر آپ نے اٹھارہویں ترمیم کی، انیسویں ترمیم کی اور جب تیسری دفعہ میاں صاحب کو وزیر اعظم بننا تھا تو آپ ہمارے ساتھ بیٹھے رہے۔

جناب سپیکر: وہ legislation تھی، legislation اور چیز ہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اب بھی تو legislation ہونی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی، اب آپ اپنی بات ختم کریں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر آپ دو نام نہیں دیں گے تو ہماری لاشوں کے اوپر سے گزر کر آپ اجلاس چلائیں گے۔ ہم آپ کو اس طرح اجلاس نہیں چلانے دیں گے۔ آپ کو یہ

اندازہ ہو گیا ہے کہ ہم جنوبی پنجاب کے غیور عوام اپنا حق لینا جانتے ہیں، خواہ ہمیں اس کے لئے بندوق اٹھانا پڑے اور لاشیں گرانا پڑیں۔

جناب سپیکر: وہ آپ کا حق نہیں ہے، سب ہی اس کو منظور کرتے ہیں۔ وہ صرف آپ کا نہیں ہے۔ آپ کوئی اتنا بڑا احسان نہیں کر رہے۔ آپ کی مہربانی۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! دو دن پہلے ہم نے آپ سے ہاتھ باندھ کر گزارش کی تھی کہ آپ دو نام دے دیں، چار نام دے دیں، چھ نام دے دیں یا دس نام دے دیں لیکن۔۔۔

جناب سپیکر: وہ چٹھی مجھے بھیجیں تو میں اس کے بعد ہی کروں گا۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ ہمارے بزرگ ہیں، ہمیں آپ کا بڑا احترام ہے، آپ دو نام دے دیں۔

جناب سپیکر: میں آپ کے کہنے پر نہیں دوں گا۔ آپ کی مہربانی۔ تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔ محترمہ آمنہ الفت صاحبہ! میں آپ کو بات کرنے کے لئے دو منٹ کا وقت دیتا ہوں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ ملک پاکستان کسی کا ذاتی تخت و تاج نہیں ہے۔ یہ جمہوری ملک ہے۔ یہاں پر عوام کی حکومت ہے اور عوام کے مطالبے کے مطابق یہاں پر کام ہونے چاہئیں۔

جناب سپیکر! جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ صوبے بنانے سے وفاق کمزور ہو گا تو انہیں کیا ہمسایہ ملک نظر نہیں آ رہا؟ جہاں پر اٹھائیس صوبے ہیں اور انہوں نے انتیسواں صوبہ کشمیر کو declare کیا ہوا ہے کیا بھارت میں وفاق کمزور ہو گیا ہے؟ ہماری آبادی 18 کروڑ ہے اور ہمارے چار صوبے ہیں۔ امریکہ میں ہم سے دُگنی آبادی ہے لیکن وہاں پر 50 ریاستیں ہیں کیا وہاں پر وفاق کمزور ہو گیا ہے؟ اسلام بھی یہ کہتا ہے کہ شہر بڑے کرنے سے بہتر ہے کہ نئے شہر آباد کئے جائیں۔ یہاں پر ایک چھوٹے sector کو چلانا اور manage کرنا نسبتاً آسان ہے بجائے اس کے کہ بہت بڑے sector کو چلایا جائے۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی۔ بہت شکریہ

سردار اطہر حسن خان گورچانی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ پوائنٹ آف آرڈر پر تقاریر شروع کر دیتے ہیں۔

سردار اطہر حسن خان گورچانی: جناب سپیکر! مجھے بھی دو منٹ کے لئے بات کرنے دیں۔ میں نے ڈی جی خان اور راجن پور کے حوالے سے بات کرنی ہے۔ وہاں پینے کا پانی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

سردار اطہر حسن خان گورچانی: جناب سپیکر! آپ نے صرف دو نام دینے ہیں، آپ وہ دو نام نہیں دے رہے۔

جناب سپیکر: آپ مجھ پر کیسے پابندی لگا سکتے ہیں؟ آپ کا کیا طریق کار ہے؟ How can you force me کیا آپ نے مجھ سے نام مانگے ہیں؟ Are you an authority? اب آپ آرام سے بیٹھ جائیں۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو پیش ہوئے)

جناب سپیکر: اب ہم legislation شروع کرتے ہیں۔ جی، وزیر قانون!

مسودہ قانون (ترمیم) سروس ٹربیونلز پنجاب مصدرہ 2012

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I introduce the Punjab Service Tribunals (Amendment) Bill 2012.

MR SPEAKER: The Punjab Service Tribunals (Amendment) Bill 2012 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Services and General Administration for report within one month.

Now, we take up the Punjab Local Government (Fourth Amendment) Bill 2012. Minister for Law!

مسودہ قانون (چوتھی ترمیم) مقامی حکومت پنجاب مصدرہ 2012

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Punjab Local Government (Fourth Amendment) Bill 2012.

MR SPEAKER: The Punjab Local Government (Fourth Amendment) Bill 2012 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Local Government and Rural Development for report within one month.

ہنگامی قانون

(جو پیش ہوا)

ہنگامی قانون انسانی اعضاء اور ٹشوز کی پیوند کاری، پنجاب مجریہ 2012

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Transplantation of Human Organs and Tissues Ordinance 2012.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Transplantation of Human Organs and Tissues Ordinance 2012 on the table of the House.

MR SPEAKER: The Punjab Transplantation of Human Organs and Tissues Ordinance 2012 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Health with the direction to submit its report within one month.

مسودات قانون

(جو دوبارہ زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون انفارمیشن ٹیکنالوجی یونیورسٹی پنجاب مصدرہ 2012

MR SPEAKER: Now, we take up the Information Technology University of the Punjab Bill 2012 (Bill No.18 of 2012). Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the message of the Governor in respect of the Information Technology University of the Punjab Bill 2012, as originally passed by the Assembly on 18th July 2012, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the message of the Governor in respect of the Information Technology University of the Punjab Bill 2012, as originally passed by the Assembly on 18th July 2012, be taken into consideration at once."

Minister for Law may move the motion for reconsideration of the Bill.

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "ڈینگی والا، ہائے ہائے" کی نعرہ بازی)

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the Information Technology University of the Punjab Bill 2012, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Information Technology University of the Punjab Bill 2012, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

Anybody who wants to oppose it? None. The motion moved and the question is:

"That the Information Technology University of the Punjab Bill 2012, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

(The motion was carried)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ڈینگی والا ہائے ہائے، تختِ لاہور ہائے ہائے اور جھوٹے بل جھوٹے وعدے" کی نعرہ بازی)

MR SPEAKER: Since the motion for reconsideration of the Bill has been carried and amendments have been proposed in the Bill, we take up the Clause in which the amendments have been proposed. Now we take up Clause 9. Minister for Law may move the amendment in Clause 9 of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That in Clause 9 of the Bill-

(a) in sub-clause (1), for the words “Chief Minister”, the word “Governor” shall be substituted.

(b) after sub–clause (3), the following new sub-Clause (4) shall be inserted:-

"(4) In the performance of all the functions under this Act, the Chancellor shall act and shall be bound in the same manner as the Governor of a Province acts and is bound under Clause (1) of Article 105 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan."

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"جنوبی پنجاب، زندہ باد اور بہاولپور زندہ باد" کی نعرہ بازی)

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 9 of the Bill-

(a) in sub-clause (1), for the words "Chief Minister", the word "Governor" shall be substituted.

(b) after sub–clause (3), the following new sub-Clause (4) shall be inserted:-

"(4) In the performance of all the functions under this Act, the Chancellor shall act and shall be bound in the same manner as the Governor of a Province acts and is bound under Clause (1) of Article 105 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan."

Anybody who wants to oppose it? None. The motion moved and the question is:

"That in Clause 9 of the Bill-

(a) in sub-clause (1), for the words "Chief Minister", the word "Governor" shall be substituted.

(b) after sub–clause (3), the following new sub-Clause (4) shall be inserted:-

"(4) In the performance of all the functions under this Act, the Chancellor shall act and shall be bound in the same manner as the Governor of a Province acts and is bound under Clause (1) of Article 105 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan."

(The motion was carried)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "ڈینگی والا، ہائے ہائے" کی نعرہ بازی)

MR SPEAKER: Now, we take up the Clause 10. Minister for Law may move the amendment in Clause 10 of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That in Clause 10 of the Bill, after sub-Clause (3), the following new sub-Clause (4) shall be inserted:-

(4) The Chancellor may set aside a decision or action of the Syndicate, which, in the opinion of the Chancellor, is against the law, interest of academic excellence of the University, religious or cultural ideology, or national integrity."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 10 of the Bill, after sub-Clause (3), the following new sub-Clause (4) shall be inserted:-

(4) The Chancellor may set aside a decision or action of the Syndicate, which, in the opinion of the Chancellor, is against the law, interest of academic excellence of the University,

religious or cultural ideology, or national integrity."

Anybody who wants to oppose it? None. The motion moved and the question is:

"That in Clause 10 of the Bill, after sub-Clause (3), the following new sub-Clause (4) shall be inserted:-

(4) The Chancellor may set aside a decision or action of the Syndicate, which, in the opinion of the Chancellor, is against the law, interest of academic excellence of the University, religious or cultural ideology, or national integrity."

(The motion was carried)

MR SPEAKER: Now, Clause 31 of the Bill is under consideration. Minister for Law may move the amendment in Clause 31 of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That in Clause 31 of the Bill, after sub-Clause (2), the following new sub-Clause (3) shall be inserted:-

(3) The Syndicate shall recommend statutes under Clauses (a) and (b) of sub-section (2) to the Chancellor who may approve the statutes with or without any modification or may refer the statutes back to the Syndicate for reconsideration or may reject the statutes."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 31 of the Bill, after sub-clause (2), the following new sub-Clause (3) shall be inserted:-

(3) The Syndicate shall recommend statutes under Clauses (a) and (b) of sub-section (2) to the Chancellor who may approve the statutes with or without any modification or may refer the statutes back to the Syndicate for reconsideration or may reject the statutes."

Anybody who wants to oppose it? None. The motion moved and the question is:

"That in Clause 31 of the Bill, after sub-clause (2), the following new sub-Clause (3) shall be inserted:-

(3) The Syndicate shall recommend statutes under Clauses (a) and (b) of sub-section (2) to the Chancellor who may approve the statutes with or without any modification or may refer the statutes back to the Syndicate for reconsideration or may reject the statutes."

(The motion was carried)

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اختلاف احتجاج کرتے ہوئے حکومتی بنچوں کی طرف گئیں جہاں حزب اقتدار کی معزز خواتین کے ساتھ ان کی ہاتھا پائی ہوئی جبکہ معزز مرد ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "صوبہ بہاولپور زندہ باد اور سرائیکی صوبہ زندہ باد کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، معزز ممبران اسمبلی اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے جناب سینئر سیکرٹری اسمبلی کا مائیک اور ٹیپ ریکارڈرز کی تاریں کھینچ کر انہیں توڑ دیا)

MR SPEAKER: Addition of new Clause 36…

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے کورم، کورم کی آوازیں)

Minister for Law may move his amendment…

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That after Clause 35 of the Bill, the following new Clause 36 shall be inserted and the subsequent Clauses be re-numbered accordingly.
>
> **36. Resident Auditor:** The government shall appoint on deputation an appropriate officer of the government as the Resident Auditor of the University.

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That after Clause 35 of the Bill, the following new Clause 36 shall be inserted and the subsequent Clauses be re-numbered accordingly.
>
> **36. Resident Auditor:** The government shall appoint on deputation an appropriate officer of the government as the Resident Auditor of the University."

Anybody who wants to oppose it?... Any body who wants to oppose it?... None (Interruptions)

The motion moved and the question is:

> "That after Clause 35 of the Bill, the following new Clause 36 shall be inserted and the subsequent Clauses be re-numbered accordingly.

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے کورم کورم کی آوازیں)

> **36. Resident Auditor:** The government shall appoint on deputation an appropriate officer of the government as the Resident Auditor of the University."

(The motion was carried)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law may move the motion for the passage of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Information Technology University of the Punjab Bill 2012, as amended, be passed again."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Information Technology University of the Punjab Bill 2012, as amended, be passed again."

The motion moved and the question is:

"That the Information Technology University of the Punjab Bill 2012, as amended, be passed again."

(The motion was carried.)

(The Bill as amended, is passed.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف جناب سپیکر کے ڈائس کے سامنے کھڑے کورم کورم کی آوازیں لگاتے اور شور وغل کرتے رہے)

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی۔۔۔(شور وغل)

Order please, order please. Order please… (Interruptions)

دیکھیں! یہ بی بی، کیا کرتی ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): ایہناں نوں پیچھے دھکو، ایہناں نوں پیچھے دھکو، ایہناں نوں پیچھے دھک دیو۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اور معزز ممبران حزب اقتدار سپیکر ڈائس کے سامنے آپس میں گتھم گتھا ہو گئے)

MR SPEAKER: No, don’t do so. Don’t do so. Order please. Order please.

بسراء صاحب! ان کو پیچھے لے جائیں۔ بسرا صاحب! ان کو پیچھے لے جائیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ) جناب سپیکر! کورم نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ان کو پیچھے لے جائیں، کورم کی بات بعد میں کریں۔ ان کو آپ پیچھے لے کر جائیں۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟ Don’t do so.

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): نیئں، نیئں، اینہوں پیچھے دھکو۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: لنگڑیال صاحب! ان کو واپس لے جائیں، پلیز۔ ان کو اپنی اپنی جگھوں پر لے جائیں۔
Order please, order please, order please. Order in the House. Order in the House. Order in the House.

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے سرائیکی صوبہ سرائیکی صوبہ کی آوازیں)

وزیر قانون پنجاب نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے نئے صوبوں کے قیام کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔ جی، وزیر قانون!

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے نئے صوبوں کے قیام کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے نئے صوبوں کے قیام کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے نئے صوبوں کے قیام کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جی، محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے جناب سپیکر کورم پورا نہیں ہے، کی آوازیں)

جناب سپیکر:ابھی پورا ہے۔ابھی پورا ہے۔ابھی کورم پورا ہے۔ابھی کورم پورا ہے۔

قرارداد

نئے صوبوں کے قیام کے حوالے سے سپیکر قومی اسمبلی کی جانب سے نامزد کردہ کمیشن کو واپس لینے اور نمائندہ قومی کمیشن تشکیل دینے کا مطالبہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ نمائندہ ایوان نئے صوبوں کے قیام کے حوالے سے سپیکر قومی اسمبلی کی جانب سے 16۔اگست 2012 کو نامزد کردہ کمیشن کو مسترد کرتا ہے۔اس ایوان کی رائے ہے کہ مذکورہ کمیشن صوبائی اسمبلی پنجاب کی 9۔مئی 2012 کو منظور کردہ قراردادوں کی روح اور مندرجات کے برعکس ہے اور وفاق پاکستان کی سالمیت کے تقاضوں سے متصادم ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ مجوزہ کمیشن کو فی الفور withdraw کیا جائے اور تمام stakeholders کو اعتماد میں لیتے ہوئے قومی اتفاق رائے اور آئینی تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ایسا نمائندہ قومی کمیشن تشکیل دیا جائے جس پر تمام قومی و صوبائی قیادتوں کو اعتماد ہو"۔(شور وغل)

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ نمائندہ ایوان نئے صوبوں کے قیام کے حوالے سے سپیکر قومی اسمبلی کی جانب سے 16۔اگست 2012 کو نامزد کردہ کمیشن کو مسترد کرتا ہے۔اس ایوان کی رائے ہے کہ مذکورہ کمیشن صوبائی اسمبلی پنجاب کی 9۔مئی 2012 کو منظور کردہ قراردادوں کی روح اور مندرجات کے برعکس ہے اور وفاق پاکستان کی سالمیت کے تقاضوں سے متصادم ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ مجوزہ کمیشن کو فی الفور withdraw کیا جائے اور تمام stakeholders کو اعتماد میں لیتے ہوئے قومی اتفاق رائے اور آئینی تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ایسا نمائندہ قومی کمیشن تشکیل دیا جائے جس پر تمام قومی و صوبائی قیادتوں کو اعتماد ہو"۔

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی ہے لہذا اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ نمائندہ ایوان نئے صوبوں کے قیام کے حوالے سے سپیکر قومی اسمبلی کی جانب سے 16۔اگست2012 کو نامزد کردہ کمیشن کو مسترد کرتا ہے۔اس ایوان کی رائے ہے کہ مذکورہ کمیشن صوبائی اسمبلی پنجاب کی 9۔مئی 2012 کو منظور کردہ قراردادوں کی روح اور مندرجات کے برعکس ہے اور وفاق پاکستان کی سالمیت کے تقاضوں سے متصادم ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ مجوزہ کمیشن کو فی الفور withdraw کیا جائے اور تمام stakeholders کو اعتماد میں لیتے ہوئے قومی اتفاق رائے اور آئینی تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ایسا نمائندہ قومی کمیشن تشکیل دیا جائے جس پر تمام قومی و صوبائی قیادتوں کو اعتماد ہو۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(118)/2012/740. Dated. 29th August 2012. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

"In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Sardar Muhammad Latif Khan Khosa**, Governor of the Punjab, hereby prorogue the Provincial Assembly of the Punjab w.e.f. August 29, 2012 (Wednesday).

Dated Lahore, the 29th August, 2012

SARDAR MUHAMMAD LATIF KHAN KHOSA
GOVERNOR OF THE PUNJAB"